www.Paksociety.com

منی ناول

زندگی خاک نہ تھی

شیریں حیدر

چوتھا حصہ

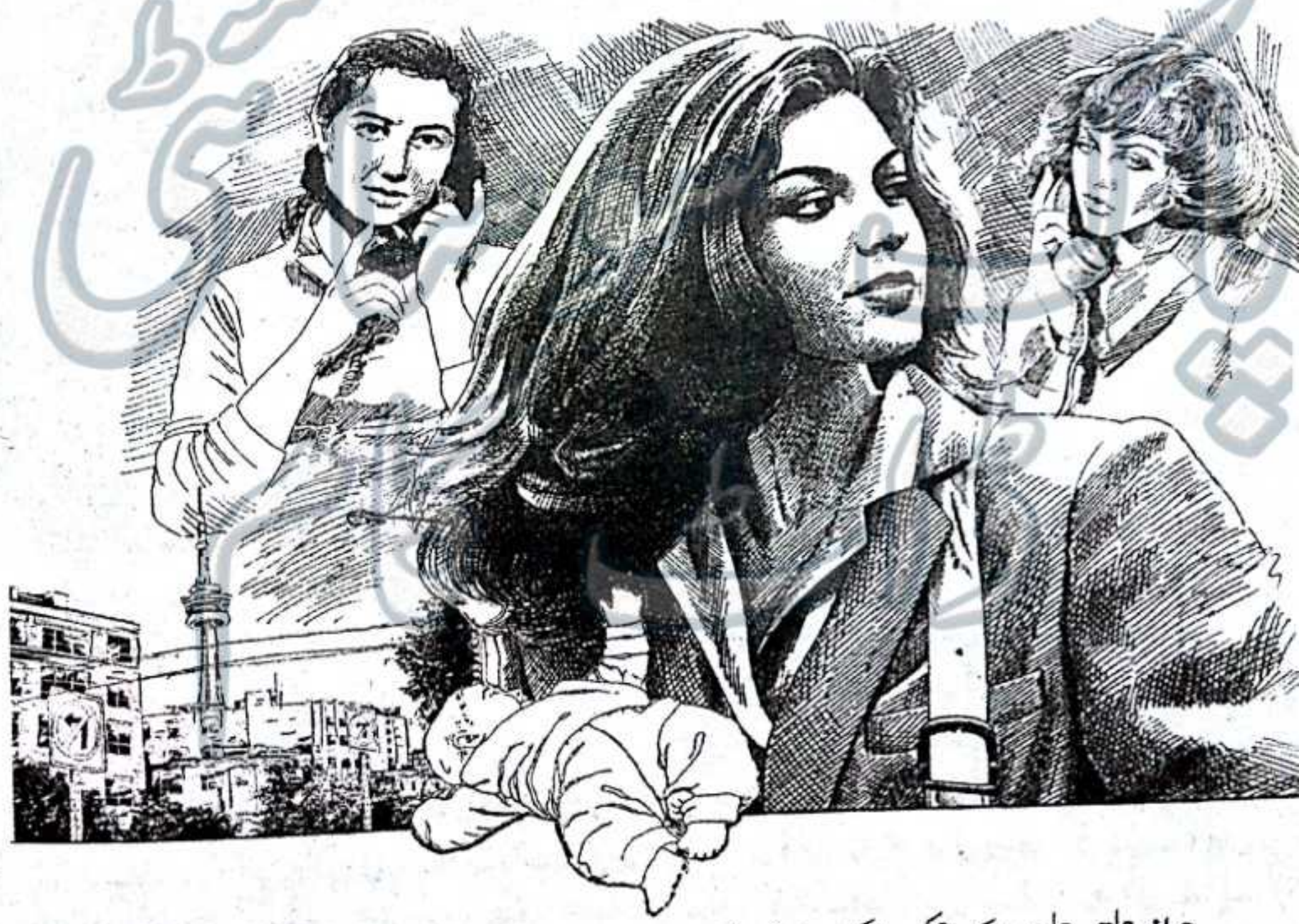

جہاز چلتے، چلتے اچانک ہچکولے کھانے لگا۔ پھر یوں لگا کہ بالکل بے وزن ہو گیا اور جانے کتنے ہزار فٹ نیچے چلا گیا..... چیخوں کی آوازیں آئیں اور ہر مسافر نے اپنی، اپنی زبان میں اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیا..... میں نے مصطفیٰ کا سر اپنے سینے سے لگا لیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگی ... سیٹ بیلٹ باندھنے کے سگنل آن ہو گئے اور سب نے سیٹ بیلٹ باندھنا شروع کر دیں۔ کوئی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی مگر سمجھ میں نہیں آ رہا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھا کہ دل کی بے چینی اور بلند فشارِ خون کے باعث فقط اپنے ہی دل کی دھڑکن کانوں کو سنائی دے رہی تھی اور دھڑکنوں میں ہلچل مچی تھی، جانے کون سی گھڑی تھی جو یوں اچانک پروگرام بن گیا تھا۔ کاش میں نے انکار کر دیا ہوتا آنے سے..... موت کا خوف میرے اوپر طاری ہونے لگا۔ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہنے لگی۔ کیا گھڑی تھی جو میں نے عابد کے بغیر کہیں جانے کا سوچا تھا۔ میرے بغیر عابد کا کیا ہوگا۔ مجھے عابد کی تنہائی کا خیال تڑپانے لگا۔ مما اور پاپا کی کیا حالت ہوگی اگر میرے اور مصطفیٰ کے ساتھ کچھ ہو گیا تو؟ میں سوچتی جارہی تھی اور آنسو میری آنکھوں سے تواتر سے بہہ رہے تھے۔

جہاز کا عملہ بھاگ، بھاگ کر مسافروں کو تسلی و تشفی دے رہا تھا۔ شاید کسی مسافر کی طبیعت خرب تھی کیونکہ اعلان کر کے پوچھا گیا تھا کہ اگر جہاز پر کوئی ڈاکٹر ہو تو..... فرسٹ کلاس سے ایک ڈاکٹر ہماری سیٹ کے پاس سے گزر کر پیچھے گیا، تسلسل اعلانات کیے جارہے تھے کہ انجن میں خرابی کے باعث جہاز کو ایمرجنسی میں لینڈ کرنا پڑے گا۔ ایک قریبی ائرپورٹ کے لیے اجازت طلب کی جارہی تھی مگر اس ملک سے تعلقات دوستانہ نہ ہونے کے باعث اس کے امکانات کم تھے۔ سفارتی کوششیں یقیناً جاری ہوں گی، جہاز میں مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے، ڈاکٹر میری سیٹ کے پاس سے گزر کر واپس گیا تھا۔ پچھلی سیٹوں سے سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، ایک دو خواتین کی چیخوں کی بھی..... یقیناً وہ مسافر جانبر نہ ہو سکا تھا۔ آنے والا وقت جانے ہمارے لیے کیا، کیا خبریں لانے والا تھا۔

آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، اس وقت تک جب تک کہ اعلان نہ ہوا کہ قریبی ائرپورٹ پر ہنگامی لینڈنگ کی اجازت مل گئی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا..... مصطفیٰ کی طرف دیکھا۔ میں نے اتنے منٹوں میں اپنے بیٹے کے لیے جانے کیا، کیا سوچ لیا تھا۔ اس نے تو ابھی دنیا میں دیکھا ہی کچھ نہ تھا، اس کی محدود سی دنیا تھی جس میں وہ پابندیوں بھری زندگی گزار رہا تھا۔ سکون دل تک اتر گیا تھا۔ جتنی آیات قرآنی یاد تھیں میں زیرِ لب پڑھنے لگی..... خدا خدا کر کے جہاز انتہائی جھٹکوں بھری لینڈنگ کر کے گرنے کے سے انداز میں اس انجان ائرپورٹ پر اتر گیا، ہمارے جہاز کو ائرپورٹ کی عمارت سے انتہائی دور کھڑا کیا گیا تھا اور ہمیں جہاز سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ یقیناً یہ سب کچھ خبروں میں دکھایا جارہا ہوگا اور عابد دیکھ رہے ہوں گے..... مگر وہاں تو رات کے نصف سے زائد کا وقت ہوگا میں نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر سوچا۔ مما لوگوں کو تو علم ہی نہ تھا اس لیے۔ اگر وہ خبریں سن بھی رہے ہوں گے تو انہیں کیا علم کہ اس مشکل میں پھنسے جہاز میں ان کی بیٹی اور نواسہ بھی تھے۔

جانے کتنے ہی گھنٹے گزر گئے تھے، جہاز کے لیے کچھ ایندھن دیا گیا تھا غالباً..... جہاز اڑ تو نہیں سکتا تھا مگر جہاز کے اندر درجۂ حرارت کو مناسب رکھنے کے لیے اس کا انجن چلتے رہنے کی ضرورت تھی۔ چھوٹے بچے تنگ پڑ گئے تھے اور چیخ چلا رہے تھے، مصطفیٰ بہت خاموش طبع اور صابر بچہ سہی مگر وہ بھی بے چین ہو رہا تھا، میں اسے اپنے فون میں سے تصاویر دکھا کر بہلا رہی تھی۔ اللہ نے ہماری سن لی اور اعلان کیا گیا کہ بوڑھی خواتین اور کم عمر بچوں کے ساتھ ان کی مائیں حوائج ضروریہ کے لیے ائرپورٹ کی عمارت تک جا سکتی تھیں..... میں بھی اپنا بیگ اٹھا کر چل دی، اس کے علاوہ ہمیں کچھ اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ ائرپورٹ کے کسی غسل خانے میں مصطفیٰ کو نہلا لیتی تاکہ ذرا اس کی تھکاوٹ اتر جاتی مگر ناچار اسی طرح چل دی۔

جہاز کے باہر سیڑھی لگا دی گئی تھی اور اس کے اختتام پر ایک بس کھڑی تھی، ہم لگ بھگ تیس چالیس عورتیں تھیں جو جہاز سے اتری تھیں، چند ایک نے نہ اترنے کو ترجیح دی تھی، غالباً ان کے بچے ان سے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اکیلے سنبھالے نہ جاتے تھے اور اجازت ہر بچے کے ساتھ صرف اس کی ماں کو ملی تھی، کسی مرد کو جہاز سے اترنے کی اجازت نہیں تھی..... پرواز بھی پاکستانیوں سے بھری ہوئی ہو اور ''نیک نامی'' تو ہماری ہے ہی دنیا بھر میں اسی لیے تو..... یہ بھی شکر تھا کہ یہ ایک غیر ملکی ائر لائن کی پرواز تھی تو کسی اور ملک میں اترنے کی اجازت مل گئی تھی ورنہ ہماری قومی ائر لائن ہوتی تو جہاز فضاؤں میں ہی پھٹ جاتا مگر اسے زمین پر نہ اترنے دیا جاتا۔

کوئی غلیظ سا غلیظ ائر پورٹ تھا۔ مجھے تو اپنے ملک کے ائر پورٹ بھی اس کے مقابلے میں بہت اچھے لگنے لگے۔ لاؤنج میں ایک علاقہ محدود کر کے اس کے گرد جنگلوں کی حفاظتی دیوار بنائی گئی تھی۔ درمیان میں بنچ تھے اور دیوار کے ساتھ ساتھ ائر پورٹ سیکیورٹی کے اسلحہ بردار درجنوں افراد..... ہم بھلا کیا کر لیتے۔ مگر ان کا اپنا نظام اور اپنے طریقے تھے۔ شکر کیا کہ کم از کم جہاز کی ان تنگ نشستوں سے کم از کم کچھ دیر کے لیے ہی سہی مگر نجات ملی تھی۔ ہم نے باری، باری غسل خانے استعمال کیے۔ بچوں کے بعد خواتین بھی باتھ روم استعمال کر چکیں تو ہمیں اسی طرح حفاظتی حصار میں اور قطار بنوا کر واپس جہاز کی طرف لایا گیا۔ گھنٹوں کے انتظار کے بعد کمک کے طور پر چپس اور جوس کے چھوٹے پیکٹ جہاز میں بھجوائے گئے جو کہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر تھے مگر اسے قبول کرنے کے سوا چارہ کوئی نہ تھا۔

اعلان کیا گیا کہ کسی قریبی ملک سے کوئی پرواز ہمارے جہاز کے انجن کے لیے مطلوبہ پرزہ لے کر روانہ ہو چکی تھی، اس کے آنے کے بعد جہاز کا پرزہ تبدیل کیا جائے گا اور اس کے بعد جہاز اڑنے کے قابل ہو سکے گا.....

''کیا؟'' لوگوں کی اس اعلان پر چیخیں نکل گئیں۔ ''کیا ہم اس وقت تک اس جہاز میں اسی طرح محبوس رہیں گے۔ تنگ تنگ سیٹیں، گھٹی گھٹی فضا اور باہر جانے پر پابندی.....'' اس سارے عمل میں چوبیس گھنٹے بھی لگ سکتے تھے اس لیے لوگوں کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کو کہا جا رہا تھا اور بتایا گیا کہ کوششیں جاری تھیں کہ جہاز کی مرمت کے دوران سب مسافروں کو ائر پورٹ پر اترنے کی اجازت دی جائے تاکہ لوگ چل پھر سکیں، باتھ روم استعمال کر سکیں اور ممکن ہو تو کچھ کھا پی لیں..... انتہائی تشویش ناک حالات تھے مگر کم از کم ہم سب زندہ بچ گئے تھے..... میں نے تصویر کا روشن پہلو دیکھا، کاش سب لوگ اس طرح سوچیں تو ان کی بے چینی دور ہو جائے۔ یہ کیا اللہ کا کم احسان تھا ہم سب پر کہ اس نے ہم سے زندگی جیسی نعمت نہ چھینی تھی۔ جس طرح جہاز فضاؤں میں بے وزن ڈول رہا تھا اس سے تو اس کے بچ جانے کے امکانات کم، کم تھے..... اللہ تیرا لاکھ، لاکھ شکر ہے۔ میں نے دل کی گہرائیوں سے کہا۔

مما کیا کر رہی ہوں گی..... میں نے سوچا۔ صدف بھی پہنچ گئی ہو گی..... باہر رات کی تاریکی پھیل رہی تھی۔

☆☆☆

اس نے میری طرف دیکھ کر سیٹی کے انداز میں منہ سکیڑا تو میں نے اِک ادائے بے نیازی سے شانہ اچکایا۔ اس نے جرأت کر کے میرے ہاتھ کی پشت کو اپنی انگلی کی پور سے ہولے سے یوں چھوا جیسے ایسا حادثاتی طور پر ہوا ہو، اس پر بجائے اسے ڈانٹ دینے کے..... میں مسکرا دی تھی، ابرو اچکا کر میں نے سوالیہ نظر سے اسے دیکھا، اس کی مسکراہٹ نے میرے حسن کی تعریف کی..... سر کو جھٹک کر میں نے اسے جتلا دیا تھا کہ میں اپنے حسن کی طاقت سے آشنا تھی، وہ کرن کا منگیتر تھا، کرن نے اپنی منگنی کی ٹریٹ دی تھی، آئس کریم پارلر میں بیٹھے، بیٹھے ہی اس نے کال کر کے اپنے منگیتر کو بھی بلا لیا تھا..... ان دونوں کا دھما کے دار عشق ہم سب سے کہاں چھپا تھا، کرن کے والدین نے انکار کیا تو اس نے دھمکی دی کہ وہ خودکشی کر لے گی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

مگر کسی اور سے شادی نہیں کرے گی۔

اس کے والدین اسے اپنے خاندان میں بیاہنا چاہتے تھے، انہیں تو علم ہی نہ ہوا کہ ان کی ذہین اور خوب صورت بیٹی، گھر سے حصولِ تعلیم کے لیے جانے والی..... کب عشق و محبت کے کھیل میں شریک ہوگئی، کب اپنے دل کے ہاتھوں اس حد تک بے قابو ہو گئی..... وہ بھی اس لڑکے کے ساتھ جس کی شہرت کچھ انہیں اچھی نہ ملی تھی مگر کرن کے سر پر سوار بھوت نہ اتر سکا اور یوں اس کے مجبور کرنے پر کرن کے ماں پپا نے ان دونوں کی منگنی کر دی ہمارے امتحانات چل رہے تھے پھر چھٹیاں ہوگئیں اور یوں چھ ماہ کے بعد وہ دن آیا تھا کہ ہمیں کرن ٹریٹ دے رہی تھی۔ ان چھ ماہ میں ہر روز کرن کال کر کے مجھے اس کی دیوانگی کے قصے سناتی، اس کی فرزانگی کی کہانیاں مجھے گھنٹوں سننا پڑتیں، کوئی لڑکا آج کے دور میں اس طرح دیوانہ بھی ہوسکتا ہے؟ میں سوچا کرتی..... 'کیا یہ وہی تھا جو اس لمحے سے قبل کرن پر مرتا تھا.....'، میں آئس کریم پارلر میں پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھ کر کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مجھے اپنی محویت میں اندازہ بھی نہ ہوا کہ کوئی اور مجھے یوں دیکھ کر کیا سوچے گا۔ اس وقت چونکی جب میرے ہاتھ کی پشت کو اس کی انگلی نے چھوا۔ اشاروں ہی اشاروں میں گفتگو ہوئی۔

''آپ کی آئس کریم ٹھنڈی ہو رہی ہے..... مس؟'' اس نے مجھے خواب سے جگا دیا۔

''حنا.....'' میں نے اسی گم خیالی میں کہا۔

''خوش رنگ حنا.....'' اس نے ہولے سے مسکرا کر کہا تھا۔ میں آئس کریم کی طرف متوجہ ہونے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

''کرن میں ایسا کیا ہے جو اسے بھایا ہے..... کیا وہ مجھ سے زیادہ خوب صورت ہے؟ ہاں، کرن ہے تو خوب صورت..... حسین کہیں مجھ سے زیادہ مگر..... دانیال جیسا اسمارٹ اور چاہنے والا اسے ہی کیوں ملا، مجھے کیوں نہیں.....؟'' میں سوچ رہی تھی۔

''تم پہلے نظر آ جاتیں تو کرن تو مجھے نظر بھی نہ آتی.....'' اس نے کہا تھا۔ ''تمہارا حسن تو جادوئی ہے!''

''اچھا.....'' میں ہنسی تھی۔ ''باتوں کے تم بادشاہ ہو!''

''تم نے ہی کوئی سحر پھونکا ہے جو میں ایسی باتیں کرنے لگا ہوں۔''

''ایسی باتیں تم نے کرن سے بھی بہت کی ہیں پچھلے ایک برس میں۔''

''کہاں تمہیں کہ تم پہلے مل جاتیں تو وہ نظر بھی نہ آتی مجھے.....''

''پر وہ تمہیں ملی کہاں؟'' یہ وہ سوال تھا جو مجھے کرن سے پوچھنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی تھی کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ مجھے اس کے منگیتر سے اتنی دلچسپی کیوں ہو رہی تھی۔ کرن خوب صورت اور ذہین تھی، اچھے خاندان سے تھی اور اس کے خاندان میں سے ہی کئی لوگ اس کے رشتے کے لیے خواہاں تھے..... یہ سب کرن نے مجھے خود بتایا تھا۔ مگر اس کی اور دانیال کی ملاقات کہاں ہوئی۔ یہ اس نے نہیں بتایا تھا۔

''ہم ایک حادثے کے نتیجے میں ملے تھے.....'' دانیال نے مسکرا کر بتایا۔ ''میرے ایک دوست کی بائیک کو کرن کی گاڑی نے ٹکر مار دی تھی، میرے دوست نے مجھے اپنی مدد کے لیے بلایا کیونکہ وہ زخمی ہوا تھا، گیا میں اس کی مدد کو تھا کہ وہ زخمی تھا..... مگر میں تو قتل ہی ہوگیا۔'' وہ ہنسا..... میں اس کی کیفیت کو سمجھ سکتی تھی۔ کرن کے حسن کے ساتھ سادگی کا تڑکا تھا، اپنے حسن سے بے خبری تھی، اسے اپنے حسن کی طاقت کو استعمال کرنا نہیں آتا تھا اس لیے اس میں دھیما پن تھا..... اس کے برعکس مجھے علم تھا کہ حسن کی طاقت کیا ہے اور اس سے جلا کر بھسم کیسے کیا جاتا ہے، میرا حسن تخریب کاری کی طاقت رکھتا تھا کیونکہ میں ایسی ہی تھی، بے باک اور خطرناک کھیل کھیلتے ہوئے خوفزدہ نہ ہونے والی۔

اسی لیے دانیال سے پہلی ملاقات میں مجھے یقین ہوگیا کہ وہ کرن کے لیے نہیں، میرے لیے بنا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھا، اسی لیے میں نے اس کی حوصلہ شکنی نہیں کی تھی..... اس نے ایک انگلی کا اشارہ کیا تھا، میں نے اس کا پہنچا تھام لیا اور اس کے ساتھ آنکھیں بند کیے اس راہ پر بگٹٹ بھاگ رہی تھی جس کے دوسرے سرے پر کرن اسی طرح بے خبر دانیال کو چاہے جا رہی تھی، پھر وہ دن آ گیا۔ جب وہ میرے گھٹنے پکڑے رو رہی تھی اور میری منتیں کر رہی تھی اس وقت بھی میں کسی اور گمان میں تھی.....

''ایک بار حنا جانی..... فقط ایک بار کہہ دو کہ دانیال کا خیال غلط ہے..... وہ جھوٹ کہتا ہے کہ تم بھی اسے چاہتی ہو..... وہ کہتا ہے کہ تم نے آگے بڑھنے میں اس کی حوصلہ افزائی کی ہے..... ایک بار کہہ دو کہ وہ سب کچھ جھوٹ کہتا ہے۔'' میں نے جن خاموش نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ اس کے قتل کے مترادف تھیں۔

''میں نہیں مان سکتی حنا کہ تم ایسی کٹھور ہو سکتی ہو۔ میری سال بھر کی منگنی ٹوٹ رہی ہے..... ساری دنیا جانتی ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میں نے سب سے ٹکر لے کر اسے حاصل کیا تھا..... میرے پیچھے تین اور جوان بہنیں ہیں۔ یوں بے وجہ میری منگنی ٹوٹنے سے نہ صرف میری زندگی پر اثر پڑے گا بلکہ میری بہنوں کے لیے آنے والے رشتے..... پہلے میری منگنی ٹوٹنے کا سبب پوچھیں گے، خدارا حنا..... نہ کرو یہ سب.....'' وہ میری منتیں یوں کر رہی تھی جیسے مجھے اپنے یا دانیال کے دل پر اختیار تھا کچھ۔

''مجھے کیا کہہ رہی ہو کرن..... دانیال سے بات کرو۔'' میں نے بے پروائی سے کہا تھا۔

''اس سے بات کی تھی حنا..... وہ کہتا ہے کہ تم سے بات کروں..... مجھ پر ایسا ظلم تم دونوں مل کر مت کرو۔''

''دل پر کس کو اختیار ہوتا ہے کرن جان.....''

''جب وہ میرے ساتھ ایسی باتیں کرتا تھا تو میں ہواؤں میں اڑتی تھی، اب وہ یہی باتیں تم سے کہہ رہا ہے..... اسے کوئی اور حسین مل گئی تو وہ اس سے بھی ایسی باتیں کرے گا، تم اسے واپس مجھے مت لوٹاؤ حنا..... مگر اپنی راہ بدل لو۔ مجھے دوستی پر اعتبار رہنے دو..... وہ ہم دونوں کے بیچ آ گیا ہے تو اسے نکال دو۔ ہماری پندرہ سال کی دوستی اس کی چند مہینوں کی رفاقت سے ٹوٹ رہی ہے..... وہ کسی ایک کا ہو کر رہنے والا نہیں ہے حنا..... میری مان لو!''

''کرن..... اگر میں کہوں کہ تم میرے اور دانیال کے بیچ میں آ رہی ہو تو؟'' میں نے غصے سے ابرو اچکائے تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ''جس کے حسن میں طاقت ہے وہی جیتتا ہے، دانیال کا میری طرف متوجہ ہو جانا اور مجھے تم سے زیادہ چاہنا..... یہ سب میں نے تو نہیں کیا۔''

''یہ لو.....'' اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور میری طرف بڑھائی۔

''مجھے کیوں دے رہی ہو یہ انگوٹھی.....'' میں نے رخ پھیرا۔ ''کیا میں تمہاری اتاری ہوئی انگوٹھی پہنوں گی؟'' میں اس وقت خود غرضی کی انتہا پر تھی۔

''تمہیں وقت بتائے گا حنا..... جو کسی سے چھین کر کھاتا ہے اسے عمر بھر سکون نصیب نہیں ہوتا۔''

''بند کرو یہ سب فضولیات کرن! کیا چھین کر کھایا ہے میں نے تم سے جو تم مجھے بد دعائیں دے رہی ہو؟''

''میں نے تمہیں کوئی بد دعا نہیں دی ہے حنا ابھی تک.....'' اس نے کمال تحمل سے کہا، اس کی آنکھوں سے آنسو بھی خشک ہو گئے تھے۔ ''بس یہ دعا ہے کہ دانیال کی یہ عادت برقرار رہے..... وہ جو حسین چہرہ دیکھے، اس کی طرف لپکے تب تمہیں احساس ہو گا کہ حسن کی طاقت کتنی عارضی ہے.....''

''جسٹ شٹ اپ.....'' میں نے دانت پیس کر کہا تھا، وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اس وقت مجھے احساس بھی نہیں ہوا کہ میں ایک اچھی دوست کو کھو رہی تھی، اس سراب کے پیچھے بھاگتے ہوئے جس کے ساتھ زندگی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گزارنے میں جانے کیا، کیا عذاب سہنا تھے مجھے۔

دانیال دیوانگی کی حدوں کو چھو رہا تھا، پاگل ہو رہا تھا مجھے پانے کے لیے..... میرے ماں باپ کو اس کی دیوانگی سے خوف آتا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ عارضی نشہ ہے اور جلد اتر جائے گا مگر مجھے یقین تھا اس پر تو کسی اور کی کیا چلتی۔ ماں باپ کو ہم پر بے پناہ اعتماد تھا اور ہماری زندگیوں کا کوئی فیصلہ وہ ہم سے پوچھے بغیر نہیں کرتے تھے۔ دانیال کے بارے میں انہوں نے مجھے اپنے خدشات سے آگاہ کیا اور میں نے ان کے ہر خدشے کو جھٹلا دیا۔ ان کے ساتھ دلائل میں، میں تلخ بھی ہوگئی مگر اس وقت مجھے ان سب باتوں کی کوئی پروا نہ تھی۔ میں نے لڑ جھگڑ کر، کتنے ہی لوگوں کو ناراض کر کے دانیال کو جیت لیا تھا اور اس جیت کے نشے میں سرشار دن رات گزر رہے تھے۔ وہ صرف پُرکشش اور اسمارٹ مرد ہی نہیں..... ایک کامیاب کاروباری بھی تھا اور میں زندگی میں ہر اس خوشی کی مستحق ٹھہری جس کے کوئی عورت خواب دیکھ سکتی ہے مگر کب تک؟ مجھے یہ خوشیاں کسی اور کی خوشیوں کے مزار پر بیٹھ کر ملی تھیں۔ شاید میں کسی کی بددعاؤں کے حصار میں تھی مگر پھر بھی ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔

میں اس وقت جن ہواؤں میں تھی..... ان ہواؤں میں مجھ جیسی کم عقل لڑکیاں یونہی اڑتی ہیں، میں اس وقت کسی اور زعم میں تھی، کسی اور نشے میں تھی، جانتی تھی کہ میرا حسن کائنات کو سر کرنے کی طاقت رکھتا ہے..... دھیمی، دھیمی آنچ سلگانے والا نہیں، آگ لگانے والا حسن ہے مگر یہ نہیں جانتی تھی کہ حسن کی طاقت بہت عارضی ہے یہ نہیں سمجھتی تھی کہ جس حسن پر وہ مرمٹا ہے وہ حسن کسی اور کے پاس ہوگا تو اس کا لالچی من پھر للچا جائے گا۔ اس وقت میں انتہا کی خودغرض جو بن گئی تھی۔

☆☆☆

''مجھے کچھ علم نہیں مما کہ خالہ نے ایسا کیوں کیا؟'' میں نے پاپا کے چہرے پر لکھی وہ التجا پڑھ لی تھی جو ان کی ایک جھلک دیکھنے پر مجھے نظر آئی تھی اور یوں بھی خالہ کے بارے میں مما کبھی منفی سوچ ہی نہیں سکتی تھیں تو میں جو بھی بتاتی خواہ وہ حقیقت ہوتی یا افسانہ..... انہیں یقین ہی کہاں آنا تھا۔ یوں بھی ان کے جس عیب کو اللہ تعالیٰ نے عمر بھر ڈھکے رکھا تھا، پاپا کے جس راز کو مما پر آشکار نہ کیا تھا، اسے آشکار کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا۔ پہلے ہی مما جانے کس بات کے نتیجے میں پاپا سے خلع لینے کا فیصلہ کر چکی تھیں۔ ابھی تک تو یہ بھی راز تھا، مما کو پاپا کے بارے میں کئی ایسی باتوں کو علم رہا ہوگا جن کی بنیاد پر وہ کسی بھی وقت یہ فیصلہ کر سکتی تھیں مگر اب یقیناً کچھ ایسا ہوا تھا جو اُن کی برداشت کی حدوں کو توڑ گیا تھا۔

''تمہیں اس نے خاص طور پر ملنے کے لیے بلوایا تھا فاطش.....؟'' مما کے لہجے میں آنسو تھے۔

''وہ اکیلا محسوس کر رہی تھیں مما.....'' میں نے بات بنائی۔ ''میرے ساتھ تو ان کا بچپن سے پیار ہے۔ آپ کو معلوم ہے ان کے اپنے بچے نہیں ہوئے تو ان کی ساری ممتا میرے لیے تھی.....'' میرے آنسو بھل بھل بہنے لگے، مجھے ایک دم سے محسوس ہوا کہ میں جو کچھ کہہ رہی تھی اس میں کچھ جھوٹ نہ تھا۔ وہ واقعی مجھے اتنا ہی چاہتی تھیں..... میں نے تو انہیں بچپن سے اپنے پاپا کے ساتھ یوں دیکھ لیا کہ عمر بھر اس وقعے کی یاد کو بھلا نہ سکی مگر مجھے اس واقعے کے پسِ منظر کا علم نہ تھا..... سات سال کی بچی کیا ہوتی ہے..... میں ان کی بے بسی، ان کی تکلیف اور اس چھوٹی سی عمر میں ان کی ذہنی اذیت کو سوچ کر ہچکیوں سے رونے لگی..... مما نے میرا سر اپنے ساتھ لگا لیا۔

''چلوگی میرے ساتھ ملتان تم؟'' مما نے پوچھا۔

''یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے مما.....'' میں نے آنسو اپنے ہاتھ کی پشت سے پونچھے۔

''میں نے سوچا..... شام کو ہی تو واپس پہنچی ہو۔''

''کون، کون جا رہا ہے؟'' میں نے اٹھ کر اسود کو اٹھا لیا جو نیند سے جاگ کر اپنی ماں کو روتے ہوئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دیکھ کر منہ بسور رہا تھا۔

''سبھی کو جانا ہوگا!'' مما نے کہا۔

''میں سوچ رہی تھی کہ صرف میں اور آپ جاتے..... اسود کو گھر پر چھوڑ دیتے ہیں..... صدف ہے، پاپا ہیں۔ میں اور آپ جا کر دو دن میں لوٹ آئیں گے.....'' دل میں خیال آیا کہ خالہ نے خودکشی کی ہے، کہیں وہ کوئی خط وط نہ لکھ کر چھوڑ گئی ہوں، اس میں اپنے اور پاپا کے بارے میں کچھ الا بلا لکھ دیا ہو تو پاپا کیا منہ دکھائیں گے لوگوں کو؟ پاپا سے بھی بڑھ کر مجھے فکر تھی کہ مما کو جب یہ صدمہ پہنچے گا تو کیا وہ سہار پائیں گی؟ کوئی پاپا کا گریبان تھام لے تو.....؟ میں نے بھی اشعر کی بے وفائی سہی تھی اور جانتی تھی کہ مما کے لیے پاپا کی ساری بے وفائیاں ایک طرف اور خالہ کے ساتھ جو کچھ ہوا..... وہ سب پر بھاری ہو گا شاید تابوت کی آخری کیل ثابت ہو۔۔ مما مرتے دم تک خود کو اپنی بہن کا مجرم سمجھتی رہیں گی۔

''کیا بات کر رہی ہو بیٹا..... دانیال کس طرح رکیں گے..... جانتی نہیں ہو کہ تانیہ ان کی پانچویں بیٹی جیسی تھی.....'' مما سسکیں تو میرے دل سے خون کے آنسو بہنے لگے..... کیا کوئی باپ ایسا کر سکتا ہے اپنی بیٹی کے ساتھ؟

''مگر مما!'' میں کچھ کہنے ہی والی تھی کہ کسی طرح پاپا نہ جائیں، کیا معلوم وہ نادیہ، خالو کی بھتیجی، جو سب کچھ جانتی تھی۔ وہ سب کے بیچ کوئی ایسی بات کہہ دے..... پھر تو مما کو بھی نہیں جانا چاہیے۔ مگر۔۔۔۔۔۔ ایسا کیسے ممکن تھا کہ میرے کہنے سے وہ خود رکتیں یا پاپا کو رکنے دیتیں۔ اسود، صدف کے پاس ہرگز نہ رکتا کہ وہ اس سے مانوس نہ تھا سو اسے بھی ساتھ لے جانا پڑا۔ تمام راستے مما کی آنکھوں سے آنسو بار، بار بند توڑ کر بہنے لگتے اور میں ممکنات کے خوف میں مبتلا رہی۔

گاڑی خالہ کے گھر کی طرف مڑی، پاپا گاڑی چلا رہے تھے..... پوری گلی میں سوائے مردوں کے کچھ نظر نہ آ رہا تھا، پاپا کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا، جانے وہ اس گلی میں کتنی بار آئے ہوں گے..... آج وہ اس چہرے کو کس منہ سے دیکھ سکیں گے جس چہرے کی معصومیت انہوں نے سات برس کی عمر میں چھین لی تھی..... اس وجود کو کندھا دے پائیں گے جسے وہ عمر بھر پامال کرتے رہے تھے؟ میں ان کے بے تاثر چہرے کو دیکھ رہی تھی، دانت پر دانت جمائے تمام راستہ وہ تقریباً خاموش ہی رہے تھے۔ وہ جسے دوسروں کے سامنے بیٹی کہتے تھے۔ اس کے ساتھ بیٹی کے رشتے کو کس طرح پامال کیا..... خالہ نے مجھے کہا تھا کہ انہوں نے انتقام میں ایسا کیا..... کس سے انتقام لیا آپ نے خالہ؟ خود کو ہی تباہ کیا ناں آپ نے..... آپ کی بے وفائی نے آپ کے شوہر کی جان لے لی اور آپ کے ضمیر کے بوجھ نے آپ کو جینے نہ دیا..... جانے کیسے میں گاڑی کے رکتے ہی بھاگ کر باہر نکلی، مردوں کے بیچ میں سے راستہ بناتے ہوئے اندر پہنچی۔ برآمدے سے مجھے عین صحن کے وسط میں چارپائی نظر آئی۔

''خالہ.....'' میں وہیں سے چیخ، چیخ کر رونے لگی۔

☆☆☆

''چند دن قبل تم نے مجھ سے کچھ مانگا تھا ناں نیل.....'' عمر پوچھ رہے تھے اور مجھے کچھ یاد نہ آ رہا تھا کہ میں نے ایسا کیا مانگا تھا۔ ''مجھے تمہارے سچ پر بھی شک ہوا تھا اور تمہاری نیت پر بھی.....''

''کوئی بات نہیں عمر..... ہو جاتا ہے ایسا میاں بیوی کے بیچ..... بلکہ ہر رشتے کے بیچ۔'' میں سمجھ گئی تھی کہ ان کا اشارہ بلی اور نبیل کے رشتے کی طرف تھا اور میری طرف سے یہ کہنا کہ بلی کی بھی مرضی اس رشتے میں شامل تھی، اس سے ان کے پندار کو ٹھیس پہنچی تھی مگر اب وہ بلی کا مسکراتا اور مطمئن چہرہ دیکھتے تو انہیں یقین آ گیا تھا کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا۔

''اب میں تم سے شرمندہ ہوں نیلم..... تم بلی کے لیے ماں بن کر سوچتی ہو اور میں سمجھتا رہا کہ تم.....''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ارے کیا ہو گیا، کس بات پر شرمندہ ہیں آپ؟'' میں نے ان کا ہاتھ تھاما۔

''میں نے اسی خدشے کے تحت تمہیں عمر بھر محروم رکھا نیل.....'' ان کی آنکھوں میں کوئی ستارہ چمکا تھا۔ ''مجھے ناہید آپی نے بتا دیا ہے جو باتیں ان کے اور اماں کے مابین ہوئیں اور انہیں غالب گمان ہے کہ تم نے وہ باتیں سن لیں.....'' میرے اندر سے درد اٹھا۔

''کوئی بات نہیں عمر.....'' میں نے جی کڑا کر کے کہا۔ ''انسان کو زندگی میں ہر حقیقت کا کبھی نہ کبھی سامنا کرنا ہی پڑتا ہے.....''

''میں خود کو کس قدر بے وقوف سمجھ رہا ہوں۔ تم سوچ بھی نہیں سکتیں نیل.....'' عمر کی آواز بھرا گئی۔ ''کئی بار سوچا کہ میرے اور تمہارے بچے ہوں مگر اماں سے کیا گیا عہد..... کیوں کیا میں نے ایسا غیر فطری وعدہ ان سے اور کیا نبھانا اتنا ضروری تھا، تمہارا اپنے بچوں سے ممتا بھرا برتاؤ دیکھ کر بھی سوچا نہیں کہ تمہارا دل کتنا بڑا ہے.....''

''ان باتوں کو ہم کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں، مجھے نیند آ رہی ہے اس وقت۔'' میں دوا کے زیر اثر تھی اور سونا چاہ رہی تھی۔

''ابھی بات کرنا بہت ضروری ہے نیل..... پہلے ہی بہت اہم وقت ضائع ہو چکا ہے.....''

''پلیز عمر.....'' میں نیم غنودگی میں تھی۔

''کیا تم ماں بننا چاہتی ہو نیل؟'' اس نے سوال کیا۔

''وہ تو میں ہوں.....'' میں نے نیم خوابیدہ لہجے میں کہا۔

''اپنے بچوں کی؟'' عمر نے سرگوشی کی۔

''میرے ہی ہیں وہ بچے.....'' میں ہولے سے بڑبڑائی۔

''میرے اور تمہارے اپنے بچے نیل جان!'' میں جواب دینے کے بجائے اونگھ رہی تھی، وہ کچھ اور بھی پوچھ رہے تھے..... کچھ کہہ رہے تھے مگر میری حسیں سو چکی تھیں۔ میرے فون پر پیغام کی گھنٹی بجی تھی مگر مجھ میں فون اٹھا کر دیکھنے کی سکت بھی نہ تھی۔

''نیل..... جانِ عمر!'' میں نے عمر کی آواز کسی کنویں میں سے آتے ہوئے محسوس کی۔

''ہوں.....'' میں نے نیند کے عالم میں کہا تھا۔

''تمہارے لیے تمہاری مما کا پیغام آیا ہے.....'' عمر نے کہا تھا اور میں غالباً خراٹے لے رہی تھی۔

☆☆☆

''تم میرے ساتھ کس بات پر ناخوش ہو صدف؟'' احمد مجھ سے پوچھ رہا تھا اور میں الجھی، الجھی سی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

''میں نے کب کہا کہ میں ناخوش ہوں احمد؟''

''تم روز رات کو سوتے میں بڑبڑاتی ہو کہ تم مجھ سے خوش نہیں ہو..... غالباً خلع کا فیصلہ کر لیا ہے تم نے۔''

''اوہو.....'' میں نے تاسف سے کہا۔ ''مجھے تو علم نہیں کہ میں رات کو سوتے میں کیا بڑبڑاتی ہوں اور کیوں؟''

''کوئی الجھن ہے تمہارے ذہن میں صدف تو تم مجھ سے شیئر کیوں نہیں کرتیں؟'' احمد میرا ہاتھ تھامے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

''الجھن کیا ہو گی بھلا.....؟'' میں نے کھوئے، کھوئے لہجے میں کہا۔

''کچھ تو ہے ورنہ تمہاری عمر ایسی تو نہیں کہ یوں اچانک تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو جاتا.....''

''میرے اختیار میں تو نہیں احمد کہ خود کو نروس بریک ڈاؤن ہونے سے بچا سکوں یا سوتے میں نہ بولوں ..... یہ سب تو بے اختیاری کے کام ہیں ڈیئر.....'' میں نے اپنے ان اعمال کا دفاع کیا جو انجانے میں سرزد ہو رہے تھے مگر حقیقت تو یہ تھی کہ ان کی بنیادی وجہ سے میں آگاہ تھی، یہ اور بات کہ اپنا مان توڑنا نہیں چاہتی تھی..... اپنے ماں باپ کی عزت پر حرف نہ آنے دینا چاہتی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

''پھر بھی کچھ تو ایسا ہوا ہوگا جان...... کوئی وجہ، کوئی واقعہ کوئی حادثہ...... کسی پرانے واقعے کی یاد...... کسی نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو جس کے باعث......''میرا دماغ بھک سے اڑ گیا...... احمد کیا سوچ رہا تھا، مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ سچ کو چھپانے کے لیے...... جس لاعلمی کے پردے میں ڈال رہی تھی وہ میرے شوہر کو کسی اور شک میں مبتلا کر سکتا تھا۔ احمد اب میرا وہ کزن نہیں تھا جس کے ساتھ میں بچپن سے ہی ہر چھوٹی بڑی بات شیئر کر لیتی تھی، نہ ہی وہ منگیتر کہ جسے دنیا میں سب سے پہلے میری خوشی کا خیال ہوتا اور وہ میرے لیے ہر کسی سے لڑائی مول لے لیتا تھا۔ میاں بیوی کے رشتے میں بندھ کر میری طرف سے ذرا سا تکلف در آیا تھا، میں اسے احترام دینے کی کوشش کرتی کیونکہ اب وہ میرا شوہر تھا...... بچپن سے ہی جس تو تڑاخ کی عادت تھی اس سے چھٹکارا پانا کافی مشکل کام تھا مگر احمد تو ویسا ہی تھا، اسی طرح میرا خیال رکھتا بلکہ اب تو اور بھی چاہتا تھا۔ میری چھوٹی سے چھوٹی خوشی کے لیے، وہ خود کو بڑی بڑی مشکل میں ڈال لیتا...... یوں کسی بھی بیوی کی طرف سے اس طرح کی ذہنی بیماری میں مبتلا ہونا کسی بھی شوہر کو شک میں ڈال سکتا ہے۔

''بتاؤ گی نہیں مجھے، کیا بات تمہیں اتنا پریشان کرتی ہے کہ احمد کا پیار اور توجہ بھی اس کے سامنے ہیچ ہو جاتے ہیں؟'' اس نے اپنے بازو میرے گرد لپیٹے۔

''احمد......'' میں سسک پڑی، اس کی ہمدردی پا کر میں بکھر گئی اور احمد کے شانے پر سر رکھ کر اسے اپنا مسئلہ بتانے لگی۔ مما کا پیغام...... اس سے منسلک اپنے خدشات۔ مما سے پاکستان آ کر جو میری ایک دفعہ اس موضوع پر مختصر بات ہوئی تھی، سب کہہ سنایا۔

''ہوں...... تو تم نے اس بات کو اپنے سر پر سوار کر لیا ہے؟'' احمد کے لہجے میں کوئی تاثر نہ تھا۔

''تو کیا یہ ایسی بات نہیں کہ اسے سر پر سوار کیا جائے...... کیا تمہیں یہ سب سن کر حیرت نہیں ہوئی احمد؟''

''نہیں کوئی زیادہ نہیں!'' اس نے کمالِ بے نیازی سے کہا۔

''یعنی مما...... پاپا پر بے وفائی کا الزام لگا رہی ہیں...... ان سے خلع حاصل کرنے کا سوچ رہی ہیں اور اس کے لیے یہ جواز پیش کر رہی ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں......؟''

''مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی ڈیئر......'' اس نے مسکرا کر کہا، وہ مسکراہٹ جو مجھے زہر لگ رہی تھی۔ ''اس دنیا میں یہ سب اور اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔''

''لیکن یہ سب کچھ میرے مما اور پاپا کے بیچ ہونا...... ناممکن ہے۔'' میں نے احتجاج کیا۔

''کیوں؟'' اس نے زور دے کر کہا۔ ''وہ دونوں کیا اس دنیا کی مخلوق نہیں ہیں؟''

''ہیں مگر...... تم سنو تو سہی احمد کہ مما، پاپا پر کس، کس طرح کے شک کرتی ہیں۔''

''میں جانتا ہوں یہ......''

''کیا......'' میں چلائی۔ ''تمہیں یہ سب مما نے خود بتایا ہے؟''

''آہستہ بولو......'' احمد نے میرے منہ پر ہاتھ رکھا۔ ''سب لوگ سو رہے ہیں، کوئی جاگ کر آ کر پوچھے گا تو کیا سبب بتاؤ گی؟''

''بتاؤ ناں احمد......'' میں ضدی بچے کی طرح مچلنے لگی۔ ''مما نے خود بتایا ہے تمہیں اس بارے میں؟''

''نہیں...... ممانی نے مجھے نہیں بتایا......'' وہ رکا، میں نے سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ ''ممانی کو میں نے بتایا ہے یہ سب کچھ۔''

''کیا؟'' میں روکتے، روکتے بھی ایک بار پھر چلا دی۔ ''کیا بتایا تم نے مما کو؟''

''کہ ماموں کیا کرتے پھر رہے ہیں، ان کے ساتھ کس طرح دھوکا کر رہے ہیں۔''

''کیوں تم نے یوں جھوٹے سچے واقعات مما کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

بتائے..... کیوں انہیں پاپا سے بدظن کیا ہے؟'' میں اس کے ساتھ یوں جھگڑ رہی تھی جیسے بچپن میں جھگڑا کرتی تھی، اس کا گریبان میں نے تھام لیا۔ ساتھ، ساتھ آنسو بہے جارہے تھے۔

''ممانی نے اپنی ساری عمر سچائی اور خلوص کے ساتھ گزاری ہے صدف.....'' اس نے مجھے سمیٹ لیا۔'' مجھے ان کی وفا اور خلوص پر کوئی شبہ نہیں ہے.....صرف ماموں کے ساتھ ہی نہیں۔ وہ ہم سب کے ساتھ بھی بہت اچھی ہیں، مجھ سے برداشت نہیں ہوا کہ وہ لاعلمی میں دھوکے کی زندگی گزاریں..... اس لیے میں نے انہیں اس خطرے سے آگاہ کر دیا۔ ماموں یہ سب کچھ ماضی میں کر کے چھوڑ چکے ہوتے صدف تو میں خاموش رہتا.....مگر حد تو یہ ہے کہ وہ اس عمر میں بھی اور چار، چار بیٹیوں اور دامادوں کے ہوتے ہوئے دھڑلے سے سب کچھ جاری رکھے ہوئے ہیں، میں تو ان کا بھانجا ہوں سو ان کے سامنے کھڑا نہیں ہوا مگر کوئی اور ہوگا تو وہ ان کا گریبان پکڑ لے گا.....'' احمد نے اپنا گریبان میرے ہاتھ سے چھڑوایا، میں سسک دی۔

'' کیا ثبوت ہے تمہارے پاس احمد ان الزامات کا؟ ''میں نے ہارتے ہوئے اس سے پوچھا، جانتی تھی کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہوگا اس میں کچھ نہ کچھ سچائی تو ہوگی۔

''سب کچھ ہے میرے پاس صدف.....مگر میں تمہیں وہ سب کچھ دکھا کر صدمہ نہیں پہنچانا چاہتا! پہلے ہی جس کیفیت سے ممانی گزر رہی ہیں اس کے لیے میں خود کو مجرم سمجھتا ہوں مگر یہ سب ضروری تھا صدف، کسی، کسی زخم کو علاج کے لیے نشتر سے چھیڑنا پڑتا ہے..... بسا اوقات گل جانے والے عضو کو جسم سے علیحدہ بھی کرنا پڑ جاتا ہے.....ممانی کو خود فیصلہ کرنے دو، ان کے ساتھ بہت ظلم کیا ہے ماموں نے میری جان.....'' احمد مجھے سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا اور میں اور بھی بکھر رہی تھی۔

☆☆☆

میں سو رہی تھی اور جانے کس وقت مما کا پیغام آیا تھا کہ خالہ نے خودکشی کر لی تھی، جانے اب یہ پیغام عمر نے پڑھا تھا کہ نہیں..... کیونکہ مجھے یاد آرہا تھا کہ عمر نے رات کو آخری بات یہی کی تھی کہ میری مما کا پیغام تھا۔ میں نے ٹٹولنے والی نظروں سے عمر کو دیکھا۔

''عمر.....رات کو سونے سے پہلے کچھ کہہ رہے تھے آپ مجھے؟''

''میں نے تو بہت کچھ کہا تھا جانِ عمر!'' عمر نے مسکرا کر کہا۔

''تم کس بارے میں کہہ رہی ہو؟''

''مجھے واقعی یاد نہیں.....آپ کو علم ہے کہ میری دواؤں میں نیند کی دوا بھی ہے غالباً!''

''میں نے تو بہت کچھ کہا تھا میری پیاری..... اب افسوس ہو رہا ہے کہ سب ضائع گیا۔''

''فون کے بارے میں کچھ کہا تھا شاید آپ نے؟'' میں نے محتاط انداز میں سوال کیا۔

''ہاں وہ ..... یہ رہا تمہارا فون.....'' وہ سرہانے کے نیچے ہاتھ مار رہے تھے۔'' تمہاری مما کی طرف سے افسوس ناک پیغام تھا.....'' فون میرے ہاتھ میں تھا۔ میں پہلے ہی سرہانے کے نیچے سے نکال چکی تھی، میں نے فون عمر کو دکھایا، آنسو میری آنکھوں سے بہہ نکلے.....'' میں نے جان بوجھ کر نہیں پڑھا تھا پیغام.....اسکرین پر نظر آرہا تھا جان، خودکشی کا لفظ پڑھ کر فطری طور پر تجسس کے ہاتھوں پورا پیغام پڑھ لیا۔'' میں خاموش تھی۔'' جانا ہوگا ناں ہمیں؟'' عمر نے سوال کیا، میری خاموشی ہی میرا جواب تھی۔'' کیا بات ہے نیل، تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہوں'' میں نے گہری سانس لی، خالہ کے بارے میں سوچا، بیچاری اکیلی رہ گئیں تو مستقبل کے اندیشوں کے باعث اپنی جان ہی لے لی، کاش ان کی کوئی اولاد ہوتی تو انہیں اپنے بڑھاپے کا سہارا نظر آتا، میں نے دل ہی دل میں سوچا۔'' جانا تو ہوگا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

عمر.....'' میں نے کہا۔ ''مگر کیا ممکن ہے کہ ہم اماں کو یہ نہ بتائیں کہ خالہ نے خودکشی کی ہے؟'' میں نے درخواست کی، مما کے پیغام کے بعد فاطش کا صبح سویرے آنے والا پیغام بھی تھا کہ کسی کو یہ نہ بتائیں کہ خالہ نے خودکشی کی ہے..... میں نے جواب میں اس سے وجہ پوچھی تو اس نے جواب نہیں دیا۔ غالباً وہ کہیں مصروف ہوگی۔

''کیوں نہیں..... جو تم چاہو وہ بتاؤ!'' عمر نے کہا۔ ''میں تیاری کرتا ہوں چلنے کی!''

''آپ نہ جائیں بے شک.....''

''ارے نہیں.....'' عمر نے فوراً کہا۔ ''پہلے بھی خالو کی وفات پر مجھے جانا تھا اور کسی مصروفیت کے باعث نہ جاسکا تھا۔ حالانکہ زندگی کی کوئی مصروفیت اس سے اہم نہیں ہوتی.....'' ان کے لہجے میں تاسف تھا۔

''جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔'' میں نے اٹھ کر تیاری شروع کی نہیں تو شاید ہم جنازے پر نہ پہنچ پاتے مگر جانا تو تھا کہ مما، پاپا، فاطش اور اسود وہیں تھے..... جانے کسی نے رانی کو بتایا ہے کہ نہیں..... سوچ کر میں نے اسے کال کی مگر اس کا فون بند آ رہا تھا۔ پیغام بھیجا مگر جواب نہ آیا، غالباً وہ سو چکی ہوگی، چلو جاگے گی تو پڑھ لے گی، میں غسل خانے کی طرف بڑھ گئی تا کہ تیار ہو جاؤں اور پھر اماں کو بھی بتانا تھا روانگی سے پہلے۔

☆☆☆

''آپا جی..... اندر آ کر بات سن سکتی ہیں میری؟'' نادیہ کے ابا تھے، مماغم سے نڈھال خالہ کی چارپائی کے پاس زمین پر ہی بیٹھی تھیں۔ اسود اندر سو رہا تھا اور کوئی کام والی اس کے پاس تھی، میں مسلسل مما کے ساتھ تھی۔ وہ میری طرف دیکھ کر اٹھنے لگیں تو میں نے جلدی سے اٹھ کر سہارا دے کر انہیں اٹھایا۔ ہم دونوں اندر پہنچیں تو پاپا پہلے سے وہاں موجود تھے۔ میرے ذہن میں تھا کہ شاید خالہ کے مرنے کے کھانے کا کوئی مسئلہ ہوگا۔

ادبی لطائف

دہلی کے ایک مشاعرے میں جب بشیر بدر کا نام پکارا گیا تو راجندر سنگھ بیدی نے ساتھ بیٹھے مجتبیٰ حسین سے کہا۔ ''یار ہم نے در بدر ملک بدر شہر بدر تو سنا تھا، یہ بشیر بدر کیا ہوا؟''

☆☆☆

سعادت حسن منٹو نے راجندر سنگھ بیدی کو خط لکھا کہ.....

''بیدی تمہاری مشکل یہ ہے کہ تم لکھنے سے پہلے سوچتے ہو، لکھتے وقت بھی سوچتے ہو اور لکھنے کے بعد بھی سوچتے ہو۔'' اس پر بیدی نے جواب میں منٹو کو لکھا۔

''منٹو تمہاری مشکل یہ ہے کہ تم نہ لکھنے سے پہلے سوچتے ہو، نہ لکھتے وقت سوچتے ہو اور نہ لکھنے کے بعد سوچتے ہو۔''

داغ دھلوی

داغ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب ان سے ملنے آئے اور انہیں نماز میں مشغول دیکھ کر لوٹ گئے۔ اسی وقت داغ نے سلام پھیرا..... ملازم نے کہا۔ ''فلاں صاحب آئے تھے اور واپس چلے گئے۔'' فرمانے لگے۔ ''دوڑ کر جا، ابھی راستے میں ہوں گے۔'' وہ بھاگا بھاگا گیا اور ان صاحب کو بلا لایا۔ داغ نے ان سے پوچھا کہ ''آپ آ کر چلے کیوں گئے؟'' وہ کہنے لگے۔ ''آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس لیے میں چلا گیا۔'' داغ نے فوراً کہا۔ ''حضرت! میں نماز پڑھ رہا تھا، لاحول تو نہیں پڑھ رہا تھا جو آپ بھاگے۔''

پسند: عرشیہ جنید، کراچی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

''آپا جی، بھائی صاحب..... آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ کسی کے سامنے یہ ذکر نہ کریں کہ بھرجائی نے خودکشی کی ہے۔ ہم نے سب کو یہی بتایا ہے کہ کسی برتن میں کسی نے دوا ڈال کر رکھی تھی اور وہ بغیر دیکھے اس میں پانی ڈال کر پی گئیں.....'' میں حیرت سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

''کیوں انکل؟'' میرے منہ سے سوال نکل گیا، جاننا چاہتی تھی کہ خالہ کی خودکشی کے اسباب کو وہ کس حد تک جانتے تھے۔

''اصل میں پتر..... خودکشی کا سن کر لوگ سو طرح کی باتیں سوچتے ہیں، کوئی کچھ سوچے گا کوئی کچھ..... کوئی اگر یہ سوچے گا کہ جاوید کے جانے کا غم برداشت نہ کرسکی اور خودکشی کرلی تو دوسرا یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ جانے اس کے ساتھ کیا غلط تھا جو اس نے اپنی جان لے لی..... زمانہ کسی کو کسی حال میں جینے نہیں دیتا، مرنے والی تو ہمیں دکھ دے کر چلی گئی اب اس کی میت پر لوگ انگلیاں اٹھائیں۔ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا.....'' وہ اپنے آنسو پونچھنے لگے۔ ''میرے مرے ہوئے بھائی کی عزت پر بٹا لگے یہ میں نہیں دیکھ سکتا..... اور پھر اس کا تو کوئی جنازہ بھی نہیں پڑھائے گا، اسے کوئی گاؤں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت بھی نہیں دے گا..... یہی ہمارے ہاں کا دستور ہے.....'' میرا جسم سن ہوگیا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہ تھیں.....

''ہوں.....'' بہ مشکل مما کے منہ سے نکلا۔

''ایک بات نکالو منہ سے یہاں کسی کے سامنے بھرجائی کی خودکشی کی..... پھر دیکھنا تماشا کہ کس طرح یہاں کیمرے اور خبروں والے پہنچیں گے جو کتوں کی طرح چٹخارے دار خبریں سونگھتے پھرتے ہیں..... اس کی میت کی چیر پھاڑ کروا کر ہی دم لیں گے.....'' وہ جاہل سا شخص جو باتیں کررہا تھا وہ ہمارے گمان میں بھی نہ آئی تھیں۔

''کس، کس کو معلوم ہے حقیقت کی بابت؟'' مما نے سوال کیا۔

''صرف مجھے اور نادیہ کو..... اس نے نادیہ کے نام خط لکھا تھا اس سے علم ہوا کہ اس نے خودکشی کی تھی۔'' میرے کان کھڑے ہوگئے۔

''کہاں ہے وہ خط اور اس میں کیا لکھا تھا؟'' مما نے فوراً پوچھا۔

''خط نادیہ کے پاس ہی ہوگا، مجھے اس نے زبانی ہی بتایا ہے کہ بھرجائی نے لکھا تھا کہ وہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئی ہے.....'' وہ رکے۔ ''جانے کیوں تنگ آ گئی وہ اپنی زندگی سے چند دنوں میں ہی..... اچھی بھلی ہی تو تھی۔''

''ہوا کیا اسے اچانک.....؟'' مما خود سے سوال کررہی تھیں، اس سوال کا جواب شاید کسی کے پاس بھی نہیں تھا..... یا شاید کسی کے پاس تھا۔

''میں نے تو نادیہ سے کہا ہے کہ اپنی اماں کو بھی نہ بتائے..... عورتوں کا پیٹ ہلکا ہوتا ہے، اتنی بھاری بات کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور کسی نہ کسی سے کہہ ڈالتی۔'' انتہائی عقلمندی کی تھی انہوں نے۔

''ٹھیک ہے.....'' کہہ کر مما دوبارہ باہر کو چل دیں، میں ان کے پیچھے چل دی۔ مما کی چال میں جو کمزوری تھی وہ صرف مجھے ہی نظر نہیں آرہی تھی بلکہ ہر کوئی دیکھ سکتا تھا کہ وہ جس طرح ٹوٹ گئی تھیں۔ بیٹیوں جیسی بہن کی موت نے ان کے جسم کا جیسے خون نچوڑ لیا تھا۔ ان کا پیلا زرد چہرہ اور بے رونق آنکھیں..... میرے دل میں کھد بدی مچ گئی تھی، میں اس ہجوم میں نادیہ کو ڈھونڈ رہی تھی اور پھر اس کے بعد مجھے وہ موقع تلاش کرنا تھا کہ میں اس کے پاس موجود خالہ کا خط دیکھ سکتی۔ یہ تو میں جانتی تھی کہ اسے خالہ اور پاپا کے بیچ تعلقات کی کچھ سن گن تھی اور یہ بات اس نے خالہ سے کہہ بھی دی تھی اور خالہ نے مجھے بلا کر اپنے ضمیر کا بوجھ بھی ہلکا کیا تھا۔

☆☆☆

چوبیس عذاب ناک گھنٹے گزر چکے تھے..... جہاز

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

کا پرزہ پہنچ گیا تھا اور ہمیں اس متروک قسم کے ائر پورٹ کی عمارت میں ایک گوشے میں محدود کر کے رکھا گیا تھا، اتنے مسافروں کی دیکھ بھال کی قابلیت سے مکرم وہ ائر پورٹ اس دنیا سے باہر کی کوئی جگہ لگ رہا تھا۔ بچے بلبلا رہے تھے، بڑے بھی بھوک سے نڈھال تھے، اگرچہ انہیں اپنے احساسات کو قابو کرنے کا سلیقہ تھا مگر ان کی حالت سے اندازہ ہو رہا تھا۔ کئی طرح کے مریض تھے، عورتیں تھیں، ضعیف لوگ تھے اور ائر پورٹ کی عمارت، سیکیورٹی کے حصار میں بینچوں پر بیٹھے ہوئے بے بسی سے اس مژدے کا انتظار کر رہے تھے کہ جہاز پرواز کے قابل ہو گیا ہے۔

میرے نام کی کوئی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی، جانے کوئی اور زبان تھی یا پھر اسپیکر کا نظام اتنا برا تھا کہ مجھے سوائے رانیہ کے کچھ سمجھ میں نہ آیا، میں مصطفیٰ کو اٹھائے ہوئے سیکیورٹی کی ڈیوٹی پر مامور ایک باوردی شخص کے پاس گئی اور اس سے انگریزی میں پوچھا کہ کیا اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی.....

''ائر پورٹ کے کاؤنٹر نمبر نو پر آپ کو رپورٹ کرنے کو کہا جا رہا ہے۔'' اس نے شستہ انگریزی میں کہا۔

''کیا میں وہاں جا سکتی ہوں؟'' میں نے اس سے اجازت طلب کی۔

''میں چیک کر کے بتاتا ہوں.....'' کہہ کر وہ چند قدم چل کر دوسرے باوردی آدمی کی طرف گیا، غالباً وہ اس کا انچارج تھا۔ تھوڑی دیر رک کر اس سے بات کی، واپس آ کر مجھ سے پوچھا کہ میرے پاس کس ملک کی شہریت تھی، میرے بتانے پر اس نے حفاظتی حصار میں سے راستہ بنایا اور مجھے جانے کو کہا، ساتھ ہی بتایا کہ مجھے کس طرف جانا تھا، میرے ساتھ ایک اور نوجوان لڑکا چلنے لگا جسے اسی آدمی نے میرے ساتھ جانے کو کہا تھا۔ کاؤنٹر پر جا کر میں نے اپنا تعارف کروایا۔ فون کا چونگا مجھے پکڑا دیا گیا، حسبِ توقع عابد ہی تھے.....

''کیسی ہو رانی؟ مصطفیٰ کیسا ہے؟'' چھوٹتے ہی عابد نے پوچھا۔

''السلام علیکم.....'' میں نے تحمل سے کہا۔ ''آپ کیسے ہیں؟''

''وعلیکم..... میں ٹھیک ہوں رانی، تم بتاؤ..... جانے کہاں، کہاں سے کوشش کر کے تم سے بات کرنے کا وسیلہ بنا ہے۔'' بے تابی عیاں تھی۔

''اللہ کا بڑا کرم ہے عابد جو ہم کسی حادثے سے بچ گئے..... ذرا سی آزمائش ہے، اس کا کوئی مسئلہ نہیں، مشکل تو ہے لیکن اللہ بہتر کرے گا، یہ وقت بھی گزر ہی جائے گا، آپ بس دعا کریں..... اور ہاں اپنے امی ابو کو نہ بتایئے گا.....'' میں نے اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کی ورنہ میں ایسی بہادر نہیں..... موت کو جتنا قریب سے سوچا اور محسوس کیا تھا اس کے بعد میرے اندر یہ معمولی سی تبدیلی آئی تھی ورنہ عام حالات میں تو میں عابد کی آواز سنتے ہی دہاڑیں مار مار کر رونے لگتی۔

''اچھا تم پریشان نہ ہونا.....'' عابد نے کہا۔ ''ابو کو معلوم ہے، انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا اور میں نے ٹی وی آن کر کے سنا بھی اور میرا تو دماغ بھک سے اڑ گیا یہ سوچ کر کہ تم کس قدر پریشان ہو گی۔''

''اللہ کا لاکھ، لاکھ شکر ہے عابد..... اس نے ہمیں محفوظ رکھا، اس آزمائش میں، میں اور مصطفیٰ تنہا نہیں..... بہت سے لوگ ہیں، ہم سب اکٹھے ہیں اور سب کے لیے ایک جیسی آزمائش ہے.....'' میں نے رسان سے کہا۔

''واؤ..... رانی!'' عابد نے یقیناً سیٹی کے انداز میں ہونٹ سکوڑے ہوں گے۔ ''میں تو تم سے بہت متاثر ہو گیا ہوں۔''

''میں سمجھی کہ آپ بہت سال پہلے مجھ سے متاثر ہو گئے تھے۔'' میں نے ہنس کر کہا تھا اور فون بند کر کے لوٹی تو وہ محافظ میرے ساتھ، ساتھ چل رہا تھا، مصطفیٰ جیسے نیند میں چل رہا تھا، میں نے ایک بینچ پر بیٹھ کر اسے اپنی گود میں لٹا لیا اور اس کے بالوں میں ہولے، ہولے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

انگلیاں پھیرنے لگی۔
اچھا ہی ہوا کہ میں نے مما کو سرپرائز دینے کا سوچا تھا ورنہ اس وقت وہ جس کیفیت اور پریشانی میں ہوتیں وہ ان کی فکروں میں اضافہ ہی کرتا۔ مصطفیٰ کے ننھے، ننھے خراٹے..... میں نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے تھکے، تھکے وجود سے ہلکی، ہلکی بو آ رہی تھی، اسے ہر روز نہانے کی عادت تھی اور اس وقت دوسرا دن چل رہا تھا کہ اسے نہلا نہ سکی تھی، میں نے اپنے پرس میں سے چھوٹی سی پرفیوم کی بوتل نکالی، اپنی ہتھیلی پر اس میں سے تھوڑا سا پرفیوم نکال کر ملا اور اسے مصطفیٰ کے جسم کے مختلف حصوں پر ملنے لگی، ہلکی سی خوشبو پھیل گئی مما جیسی، یہ پرفیوم مجھے مما نے پرس میں رکھنے کے لیے دیا تھا، یہ اسی پرفیوم کا miniature تھا جو وہ استعمال کرتی تھیں۔ ''مما!'' میں نے جیسے بے خیالی میں ان کو پکارا۔ گھڑی دیکھی۔ پاکستان میں کیا وقت ہوگا۔ صبح سویرے کا وقت ہوگا۔ میرا فون بند تھا اور اس وقت اس پر کوئی سروس نہ تھی، سوچا کہ آن کروں اور مما سے بات کروں، انہیں تشویش تو ہوگی کہ مجھ سے بات نہ ہوئی تھی، کال کی ہوگی تو عابد نے کیا بہانہ گھڑا ہوگا مجھ پوچھ ہی لیتی عابد سے..... میں کبھی کچھ اور کبھی کچھ سوچ رہی تھی۔

☆☆☆

''میں دن بھر موقع ڈھونڈتی رہی تم سے بات کرنے کا نادیہ.....'' رات کھلی چھت پر چارپائیوں کی قطار میں، میں نے کوشش کر کے نادیہ کے ساتھ والی چارپائی لی تھی، میرے ساتھ مما کی چارپائی تھی اور وہ چھت کی آخری چارپائی تھی..... پاپا کہیں مردانے میں تھے۔
''میں جانتی تھی کہ ایسا ہی ہوگا۔'' کیسی تیز تھی وہ جسے میں سادہ سا سمجھ رہی تھی۔
''تم کیسے جانتی تھیں؟'' میں نے پوچھا۔
''یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ کو اس خط کے پڑھنے کی بے تابی بھی ہوگی۔'' اس نے کہا تو میں خاموش ہو گئی، یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کہ کون سا خط؟
''جب تمہیں سب علم ہی ہے تو مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں..... تم خود ہی بتا دو مجھے۔''
''چاچی نے جو خط لکھا ہے وہ ایسا نہیں کہ میں کسی کو بھی اس کے مندرجات بتاؤں.....'' اس نے ہولے سے کہا، ہم کوشش کر رہے تھے کہ ہماری آواز مما تک بھی نہ پہنچے مگر.....
''کیا لکھا ہے اس خط میں جو بتانے کے قابل نہیں..... میں جاننا چاہوں گی۔'' مما نے اچانک کہا تھا گویا وہ ہماری گفتگو سن رہی تھیں۔
''آپ تو نہ ہی پوچھیں آنٹی.....'' نادیہ نے کہا۔
''کیوں نہ پوچھوں.....؟'' مما ذرا غصے میں آ گئیں۔ ''کیونکہ کوئی خط اس نے لکھا ہی نہیں ہوگا۔ یا یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس نے سرے سے خودکشی کی ہی نہ ہو۔ اسے کسی نے زہر دے کر مار دیا ہو اور سارا ڈراما خودکشی کا ترتیب دے دیا ہو.....'' مما غصے میں بول رہی تھیں۔ ''دیکھنا تو یہ ہے کہ اس کی خودکشی سے کس، کس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے..... اس کے تو بال نہ بچہ۔ اس کے بعد کون والی وارث ہے.....''
''آنٹی.....'' نادیہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اسے ہولے سے دبایا کہ وہ خاموش رہے۔ میں اس سے جو بات تنہائی میں کرنا چاہ رہی تھی اس میں مما کی مداخلت سے بھی بات بگڑ سکتی تھی۔
''اچھا چھوڑیں اس بات کو سو جائیں مما..... نادیہ سو جاؤ تم بھی۔'' میں نے اس کا ہاتھ تھامے، تھامے کہا۔ مما نے کروٹ بدل لی مگر تھوڑی دیر کے بعد انہیں گھبراہٹ ہونے لگی۔ ان سے باہر سویا نہیں جا رہا تھا۔
''میں نیچے جا رہی ہوں سونے کے لیے..... تانیہ کے کمرے میں۔'' مما نے اٹھ کر اپنی چپل پہنی۔ ''کھلے آسمان تلے سونے کی عادت نہیں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مجھے..... تم بھی آ جاؤ!''

''میں ٹھیک ہوں یہاں مما..... اور اسود بھی اب سو رہا ہے!''

''اسے کوئی مچھر وچھر کاٹ گیا تو!'' مما نے سمجھانے کی کوشش کی۔

''میں نے اس پر اپنا دوپٹا لپیٹ رکھا ہے مما، آپ پریشان نہ ہوں اس کے لیے!'' میں نے کہا تو وہ چل دیں، مجھے نادیہ سے بات کرنے کا اس سے بہترین موقع اور کون سا مل سکتا تھا۔

''انہوں نے خط میں خودکشی کرنے کی وجہ کیا لکھی ہے.....'' وہ رکی۔

''دانیال انکل ہیں!'' میرا دماغ بھک سے اڑ گیا، میں اندھیرے میں اس کے چہرے کو گھور رہی تھی۔

''اور.....'' کافی دیر کے بعد بہ مشکل میرے منہ سے الفاظ ادا ہوئے۔ ''اور کیا لکھا ہے انہوں نے؟''

''چاچی نے اپنے بعد اپنے حصے کی ساری جائداد..... رفاہی اداروں کو دینے کا کہا ہے..... یہ گھر انہوں نے مجھے دینے کو کہا ہے اور لاہور میں... چاچا نے ان کے لیے دو کنال کا پلاٹ لیا تھا..... اور ان کا زیور.....'' وہ رکی، میں سن رہی تھی..... ''یہ سب کچھ آپ کے لیے ہے!'' میں بے یقینی سے سب سن رہی تھی۔

''مم..... میرے لیے کیوں؟'' میں ہکلائی۔

''چاچی نے لکھا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ آپ کو بیٹی کی طرح چاہا ہے.....'' وہ پھر گویا ہوئی۔ ''کچھ چیزیں تو انہوں نے چاچا کی زندگی میں قانونی طور پر ہی ان لوگوں کے نام لگا دی تھیں جنہیں دینا تھیں..... باقی زمینیں وغیرہ ہیں، ان کا فیصلہ شرعی طریقے سے ہو گا، زمین تو یوں بھی ساری چاچا کی تھی سو اس کے بارے میں مجھے علم نہیں.....''

گویا خالہ کے پاس اپنا جو کچھ تھا، اس میں سے حق مہر میں ان کے نام لکھا گیا گھر انہوں نے خالو کی بھتیجی کو دیا تھا..... اس کا جانے کیا سبب تھا۔ شہر کی جائداد جو کہ مہنگی ترین ہو گی۔ اس کی وارث میں، تنہا میں..... مگر کیوں؟

''نادیہ.....'' میں گہری سوچ میں تھی کہ اس سے یہ بات کہوں یا نہ کہوں۔ ''تم سے ایک درخواست کرنا تھی۔''

''کہیں آپی!'' اس نے اندھیرے میں ہی میری طرف دیکھا۔

''میں تمہیں بہت زیادہ نہیں جانتی..... مگر جتنا جان پائی ہوں۔ اس سے مجھے لگتا ہے کہ تم بہت سمجھدار ہو۔''

''مکھن لگا رہی ہیں آپی؟'' وہ ہولے سے ہنسی۔

''نہیں، سچ کہہ رہی ہوں.....'' میں نے کہا۔ ''جس طرح تم نے خالہ کے بارے میں چیزوں کو صیغۂ راز میں رکھا..... جس طرح انہیں سمجھایا اور جس طریقے سے تم نے ان کے خط کے مندرجات اپنے ابا تک کو بھی نہیں بتائے۔''

''اس میں ایسا ہے کیا آپی جو میں ڈھول پیٹتی پھروں..... چاچی مجھے بہت چاہتی تھیں، اسی طرح جس طرح وہ آپ کو بیٹی سمجھتی تھیں اور میرے اوپر ان کا ایک ایسا احسان ہے کہ اس کے بدلے مجھے ان کے راز کو راز رکھنا ہے..... اور اب تو وہ خود نہیں رہیں تو ان کے راز کو افشا کر کے مجھے کئی زندگیوں میں زہر کیا گھولنا۔''

''تم اس سے کہیں زیادہ عقلمند ہو پیاری..... جتنا میں تمہیں سمجھ رہی تھی۔'' میں نے دل سے اعتراف کیا۔

''اب تم سے ایک اور درخواست بھی کرنی ہے.....''

''حکم فرمائیں آپی..... مجھے آپ بہت پیاری ہیں۔ میں تب سے آپ سے متاثر ہوں جب آپ چھوٹی سی تھیں اور چاچا کے ہاں رہنے آتی تھیں، میں آپ کو اپنے گھر کی چھت سے چھپ چھپ کر تاکا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

(دیکھا) کرتی تھی۔''

''چھپ، چھپ کر کیوں بھئی؟'' میں ہنسی۔

''کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ پھولے، پھولے گالوں والی اور پیارے، پیارے فراک پہننے والی یہ لڑکی بہت مغرور ہوگی.....'' میرا اس بات پر قہقہہ نکل جاتا جو عام حالات ہوتے، میں نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا۔

''بہت افسوس ہے بھئی..... تم نے مجھے بچپن سے ہی ایک اچھی دوست سے محروم کر دیا!'' میں نے اس کے گال کو پیار سے چھوا۔

''آپ کچھ کہنے والی تھیں؟'' اس نے بات بدلی، جو روشنی ہوتی تو میں دیکھتی کہ اس کے گال کیسے لال ہو گئے ہوں گے۔

''مما..... اصل میں اپنی بہن کی اس طرح وفات پر بہت جذباتی ہو رہی ہیں..... تم ان کی کسی بات کا برا نہ ماننا، وہ کچھ کہیں تو میں ان کی طرف سے معافی مانگ لوں گی، ویسے بھی وہ کچھ جانتی بھی تو نہیں..... جو تم اور میں جانتے ہیں.....''

''یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے آپی، وہ میری بھی ماں جیسی ہیں۔'' اس نے کہا تو اطمینان میرے دل تک اتر گیا۔

سوچتے، سوچتے جانے کس وقت میں نیند کی وادی میں چلی گئی تھی..... صبح کاذب کے وقت آنکھ کھلی تو اسود کو لے کر نیچے چلی گئی، خالہ کے کمرے میں مما تنہا سو رہی تھیں، میرے جانے سے جاگ اٹھیں۔

☆☆☆

ماموں کا لیپ ٹاپ خراب تھا..... انہوں نے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا، میں نے آ کر دیکھا تو اس کی ہارڈ ڈسک میں کوئی مسئلہ تھا، ماموں کو بتایا تو انہوں نے کہہ دیا کہ اسے پھینک کر میں انہیں کوئی اور بہتر لیپ ٹاپ لے دوں..... میں نے انہیں بتایا کہ اچھا خاصا لیپ ٹاپ تھا، تھوڑی سی مرمت کے بعد جیسی تیسی قیمت پر ہی سہی مگر اسے بیچا جا سکتا تھا۔ انہیں بہر صورت نیا لیپ ٹاپ ہی چاہیے تھا۔

''تم اسے مرمت کروا کر رکھ لو اگر تم برا محسوس نہ کرو تو مجھے نیا لیپ ٹاپ لینے میں مدد کر دو۔'' ماموں نے سخاوت کا مظاہرہ کیا، وہ میرے فقط ماموں ہی نہیں، سسر بھی ہونے والے تھے، یوں بھی ان کی طرف سے مجھے گاہے بگاہے تحائف ملتے رہتے تھے کہ ان کے پاس پیسے کی کوئی کمی نہ تھی۔

میں ان کے دفتر گیا اور انہیں اپنے لیپ ٹاپ پر نئے لیپ ٹاپ کے ماڈل دکھائے..... انہیں ان کے فیچر سمجھائے مگر مجھے اندازہ ہو گیا کہ ماموں کو لیپ ٹاپ کے استعمال... کا کچھ خاص اندازہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ لیپ ٹاپ صرف اپنی ای میل اور فیس بک کو چیک کرنے کے لیے لینا چاہتے تھے۔ اگرچہ انہیں اس مقصد کے لیے اتنی رقم استعمال کرنے کی ضرورت نہ تھی تاہم مجھے ان کے انتخاب پر کوئی اعتراض تھا نہ اعتراض کا حق۔ انہوں نے نیا لیپ ٹاپ لے لیا اور پرانے والا میرا ہوا۔

ماموں والا لیپ ٹاپ ملا تو وہ میرے پہلے لیپ ٹاپ سے بہت بہتر تھا، میں نے اپنے لیپ ٹاپ کو بیچنے کا سوچا، اس کے لیے مجھے اپنی ساری معلومات ماموں والے لیپ ٹاپ میں منتقل کرنا تھیں، ان کے لیپ ٹاپ کو خالی کر کے ہی میں اپنے لیپ ٹاپ کی معلومات اور ڈیٹا اس میں منتقل کر سکتا تھا۔ پاس ورڈ ماموں نے مجھے بتا دیا تھا، میں نے اسے کھولا، تھوڑی دیر اپنی ماہرانہ تکنیک سے میں نے اس کی فائلیں کھولیں کہ اگر ان میں کچھ اہم ہو تو وہ یو ایس بی پر منتقل کر کے ماموں کو دے دوں۔ اور میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں..... میں دیکھتا جا رہا تھا، پڑھتا جا رہا تھا اور حیرت کی وادیوں میں کھوتا جا رہا تھا۔ ''تو یہ سب ہو رہا تھا!'' ماموں کو تو میں بہت شریف سمجھتا تھا، آئیڈیل تھے وہ میرے اور میرے آئیڈیل کی تصویر کا دوسرا رخ کتنا مکروہ تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

☆☆☆

''اپنے پاپا کو بلواؤ فاطمہ باہر سے..... مجھے ان سے کوئی بات کرنی ہے۔'' مما نے کہا تو میں نے کسی سے کہہ کر پاپا کو پیغام بھجوایا۔ تھوڑی دیر میں پاپا آ گئے۔

''آپ سے ایک بات کرنا تھی دانیال!''

''ہوں؟'' پاپا نے سوالیہ انداز میں مما کو دیکھا۔

''میں تانیہ کے قتل کی رپورٹ لکھوانا چاہتی ہوں..... مجھے شک ہے کہ اسے جاوید کے بھائیوں نے مار دیا ہے، زمین کے لالچ میں، ان سب جائدادوں کے لالچ میں جو یہاں ملتان اور لاہور میں تانیہ کے نام تھیں۔''

''ٹھیک ہے..... میں دیکھتا ہوں۔'' پاپا کے انداز میں ایسی بے پروائی تھی جو مما کو کھٹک گئی۔

''آپ کو نہیں لگتا کہ جائداد کے لالچ میں تانیہ کو قتل کروادیا گیا ہے..... آپ کیس کروائیں، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جن لوگوں کو اس کی جائداد ملنے والی ہے ان کے نام مشکوک لوگوں میں نامزد کروا دیں۔'' مما نے سوال بھی کیا اور وضاحت بھی کر دی۔

''ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو.....'' پاپا نے کہا۔

''میں کچھ کرتا ہوں۔''

''جب آپ خالہ کی وفات سے مستفید ہونے والوں کے نام لکھوائیں پاپا تو ان میں میرا نام بھی لکھوائیں کہ انہوں نے اپنی جائداد کا ایک حصہ میرے نام بھی لگایا ہے، جس کی مالیت کروڑوں تک ہے!'' مما مجھے گھور رہی تھیں۔ میں نے اپنے فون میں سے اس خط کے اس حصے کی کھینچی گئی تصویر مما کو دکھائی جہاں پر انہوں نے اپنے لاہور والے پلاٹ کو میرے نام لکھا تھا۔

''خط کہاں ہے..... میں پورا خط دیکھوں گی!'' مما کا اصرار تھا۔ ''اور ان پر اپنی بہن کے قتل کا مقدمہ بھی ضرور کروں گی.....''

''ہاں، ہاں..... کیوں نہیں!'' پاپا نے شاید اوپری دل سے مما کی تائید کی تھی مگر مما کا غم ناک چہرہ بھی اس بات پر کھل اٹھا تھا، ان کے اور پاپا کے بیچ تناؤ کو عام لوگ محسوس نہیں کر سکتے تھے مگر چونکہ ہم جانتے تھے سو میرے لیے اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ مما کے دل میں پاپا کے لیے تمام نفرت یا ناپسندیدگی کے باوجود بھی احساس تشکر جاگا ہوگا۔

''خط خالہ نے نادیہ کے نام لکھا ہے مما..... اسے وہ صرف اس وقت عدالت میں پیش کرے گی جب اس پر اس خط کو دکھانے کے لیے مقدمہ کیا جائے گا..... خط اس نے اپنے باپ کو بھی نہیں دکھایا، آپ دیکھیں خط پاپا!'' میں نے خط کی ایک اور تصویر پاپا کو دکھائی۔

''میں دانیال کے اور اپنے مابین تعلقات کی وجہ سے ہونے والی شرمندگی کے باعث خودکشی کر رہی ہوں۔'' اسکرین پر خالہ کی لکھائی میں خط کا پہلا فقرہ..... صرف پاپا کو نظر آیا تھا اور ان کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

''خالہ ہی کی لکھائی ہے ناں پاپا؟'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں!'' پاپا جیسے کسی کنویں سے بولے تھے۔

''کیا آپ سمجھتے ہیں پاپا کہ ہمیں ابھی نادیہ سے پورا خط دیکھنے کے لیے اصرار کرنا چاہیے؟'' میں نے پاپا سے سوال کیا۔

''نہیں!'' پاپا کے لہجے میں ایسی لرزش تھی جو اُن لوگوں کے لہجے میں ہوتی ہے جنہیں شاید سزائے موت دی جاتی ہوگی۔

''جب عدالت میں ضرورت ہوگی تو.....'' پاپا کے لہجے میں جان کہاں تھی، میرے دل میں ہوک اٹھی مگر فقط ایک لمحے کے لیے ساتھ ہی مجھے خالہ سے وابستہ تکلیف یاد آئی۔

''آپ ٹھیک ہیں ناں پاپا؟'' میں نے ان کے چہرے پر نظر جما کر سوال کیا۔

www.Paksociety.com
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

''ہوں.....'' انہوں نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''کسی سے کہہ کر ناشتے کا کوئی بندوبست کروپاپا کے لیے...فاطش بیٹا، انہوں نے دوا کھانا ہوتی ہے!'' مما نے فکرمندی سے کہا، میں ان کا سادہ چہرہ دیکھ رہی تھی۔کیا تھیں مما..... کیا پاپا ایسی عورت کی محبت اور توجہ کے لائق تھے؟ کیا میرا دل اتنا بڑا نہیں ہو سکتا تھا کہ میں ہر شے کو اسی طرح برداشت کر پاتی، کیا میں اپنی ماں جتنا حوصلہ کر کے..... اشعر کی بے وفائیوں کے ساتھ گزارہ کر سکتی تھی؟ کہاں سے ایک بھولی ہوئی یاد آ گئی تھی..... کیا میں اسود کی خاطر قربانی دے کر زندگی نہیں گزار سکتی تھی؟ مما نے ایک بار کہا تھا۔'' اولاد بہت بڑی مجبوری ہوتی ہے، عورت کے پیروں میں بندھی زنجیر..... جس کی لمبائی گھر کی چار دیواری تک ہوتی ہے، اس زنجیر میں بندھی عورت اپنے جوگی نہیں رہتی.....'' کتنا بڑا سچ تھا اور کیسی تلخ حقیقت مگر میں اسے سمجھ نہ پائی تھی، مما نے بھی تو آبلہ پائی کا اتنا طویل سفر کیا تھا، ہماری خاطر ہی ناں اور اب اگر انہوں نے پاپا سے خلع لینے کا سوچا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ وہ برداشت کے آخری درجے تک پہنچ گئی تھیں۔اس درجے تک جس پر میں چند ماہ میں ہی پہنچ گئی تھی۔

☆☆☆

میں اپنے دوستوں کے گروپ کے ساتھ بھوربن .... گیا تھا، گھر میں کسی کو میرے پروگرام کا علم نہ تھا، وہاں میں نے رات کے کھانے کے وقت ہوٹل میں ماموں کو دیکھا..... مگر اکیلے نہیں بلکہ کسی اور عورت کے ساتھ، میں سمجھا کہ وہ کسی کاروباری سلسلے میں اس عورت سے مل رہے ہوں گے انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اس لیے میں بہانہ کر کے وہاں سے اٹھا اور اپنا کھانا کمرے میں منگوا لیا، ریسیپشن پر کال کر کے ماموں کا نام بتایا اور پوچھا کہ وہ کس کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

''سوری سر..... ہم اپنے مہمانوں کے بارے میں تفصیلات دوسروں سے شیئر نہیں کرتے!'' جواب آیا۔

''دیکھیے وہ میرے سگے ماموں ہیں یار، ہم اکٹھے ہی آ رہے تھے، گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے راستے میں رک گیا تھا، اب مجھے ان سے ملنا ہے..... آپ بے شک انہیں کال کر کے چیک کر لیں۔'' میں نے چال چلی۔

''وہ تو تین دن سے یہاں ہیں اور آپ آج پہنچے ہیں؟'' اس نے میرا کمرا نمبر پوچھا اور چیک کر کے کہا۔

''بتایا ہے ناں کہ گاڑی خراب ہو گئی تھی اس لیے۔میں رک گیا تھا اور ماموں کرائے کی گاڑی لے کر آ گئے تھے.....'' میں نے ہوا میں تیر چھوڑا جو کہ نشانے پر لگ گیا تھا۔

''میں نے کال کیا ہے ان کے کمرے میں سر..... وہ فون نہیں اٹھا رہے، غالباً ابھی تک وہ کھانا کھا رہے ہیں یا ممکن ہے کہ باہر سیر کے لیے نکل گئے ہوں.....''

''اچھا، چلیں میں خود ہی فون کر کے ان سے رابطہ کر لیتا ہوں۔''

''ان کا کمرا نمبر 214 ہے سر..... وہ جب بھی آتے ہیں وہیں ٹھہرتے ہیں، اصل میں ان کی بیگم کو اس کمرے سے پہاڑوں کا نظارہ بہت پسند ہے، اس لیے۔وہ جب بھی آنے والے ہوں، پہلے سے اطلاع کر دیتے ہیں تو ان کا کمرا بک ہو جاتا ہے.....'' میں فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ اس نے مجھے ضرورت سے زیادہ ہی معلومات دے دیں..... میرے ارد گرد دھماکے سے ہونے لگے۔

''نام کیا ہے تمہارا یار، بھول گیا میں؟'' میں نے پوچھا۔

''نام تو میں نے بتایا ہی نہیں سر..... کلیم نام ہے میرا ویسے!''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

''بہت شکریہ کلیم..... میں نے آج تک اتنا مہذب فون آپریٹر نہیں دیکھا.....''

''بہت شکریہ سر۔'' وہ یقیناً باچھیں کھول کر مسکرایا ہوگا۔ ''میں ریسیپشن ڈیسک پر ہوتا ہوں، دن کی ڈیوٹی میرے بھائی سلیم کی ہوتی ہے اور رات کی میری.....''

''اچھا..... ماشاء اللہ..... کہاں کے رہنے والے ہو؟'' میں نے اس سے فری ہونے کی کوشش کی، شاید اس سے مجھے کچھ اور معلومات مل سکیں، وہ بھی غالباً اس وقت فارغ تھا۔

''جی میں ہوں تو دیول شریف کا مگر اب ہم دونوں بھائی یہیں قریب ہی رہتے ہیں، کرائے کا کمرا ہے، زیادہ وقت تو ہمارا یہیں گزرتا ہے۔

''اچھا..... بہت شکریہ!''

''کوئی کام ہو جناب..... تو ہمیں خدمت کا موقع دیں۔'' اس نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

''کیا کام کر سکتے ہو تم میرا؟'' میں اس کے لہجے سے چونک گیا تھا۔

''سر آپ کے ماموں تو..... وہ تو بہت مالدار آدمی ہیں، بڑی، بڑی آسامیاں لے کر آتے ہیں..... میرا مطلب ہے کہ آپ کو بھی کوئی..... میں بہت کم نرخوں میں بندوبست کر سکتا ہوں۔'' اس کی بات کا متن سمجھ کر میرے کان گرم ہو گئے۔

''اچھا میں بتاؤں گا.....'' مجھے علم ہو گیا کہ وہ مجھے بہت سی معلومات دے سکتا تھا۔

''ویسے سر..... وہ آپ کے ماموں ہی ہیں یا آپ میڈیا کے کوئی آدمی ہو؟'' اس نے سوال کیا، پس منظر میں کسی کی آواز آئی، وہ کمرے کا چیک کر رہے تھے..... ''بہت شکریہ سر!'' کہہ کر اس نے فون بند کر دیا، گاہک کو اٹینڈ کرنا اس کا پہلا فرض تھا، میرے دل میں کھد بد مچا کر وہ فون بند کر گیا تھا۔

''ماموں کہاں ہیں؟'' میں نے صدف کو پیغام بھیجا.....

بچپن

کیوں نہ اس گزرے ہوئے پل کو دیکھ لیں۔ جس میں زندگی چمکتے جھلملاتے ستارے کے مانند مگر پُرفریب سی تھی، خواہشات اور آرزوئیں تو اس وقت بھی بہت تھیں مگر ان کے پورا ہونے اور نہ ہونے کا احساس اتنا زیادہ شدت آمیز نہ تھا۔ دیر یا مسکراہٹیں تو آج بھی مل ہی جاتی ہیں۔ مگر وہ لمحات تو تھے ہی مسکراہٹوں کے جو مسکراہٹ ملتی دل تک اثر کرتی۔ اس وقت دوریوں کا احساس فاصلوں کی بنیاد پر کیا جاتا تھا اور جب نزدیکیاں ملتیں تو بھی دوریاں برقرار رہتیں۔ حرارت اس قدر نہ تھی کہ حالات کی برف سے پگھل کر ڈھکے ہوئے احساسات نمودار ہو کر دل کی آنکھ کے سامنے آسکتے۔

اچھا تھا کہ اس وقت تنہائیوں سے آگاہی نہ تھی کہ تنہا ہو کر خود کو تنہا نہ سمجھتے تھے سوچیں صرف محدود تھیں مگر ان کا انجام غیر محدود کسی سے جدا ہو کر ملن کی خواہش کم کم ہی تھی، آنسو آنکھوں ہی سے ٹپکتے تھے مگر دل تک رسائی کچھ بھی نہیں تھی اور اگر تھی بھی تو دماغ سے بالاتر ہو کر..... چاہتیں عارضی تھیں اور دکھ پل بھر کے لیے ہی ہوتے، اب کے برعکس روشنیاں زیادہ مسرت آمیز تھیں اور اندھیروں سے خوف محسوس ہوتا۔ زندگی کا ایک ہی روپ تھا جس میں زمانے نے رنگ بھر لیے اور وقت کے ساتھ، ساتھ مختلف رنگوں میں ڈھلتا گیا۔ غرض کے وہ پل بھی گزر گئے اور جو کچھ اب ہے یا آنے والے پل میں وہ بھی نہیں رہے گا کیونکہ یہی زندگی کے ارتقائی مراحل ہیں شاید۔

از: صائمہ جواد، کراچی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

''پاپا کراچی گئے ہیں کسی کام کے سلسلے میں.....''

''کب گئے ہیں اور کب لوٹیں گے؟'' میں نے پوچھا۔

''تین دن ہو گئے ہیں احمد..... خیریت تو ہے؟'' اس کے لہجے میں تشویش در کر آئی تھی۔

''ہاں، ہاں..... سب ٹھیک ہے، بس پوچھنا تھا کہ ان کا نیا لیپ ٹاپ ٹھیک ہے، کوئی مسئلہ تو نہیں کر رہا؟'' مجھے فوراً بہانہ سوجھا۔

''تم کہو تو میں چیک کرلوں ان کی اسٹڈی میں جا کر.....'' اس نے پوچھا۔

''نہیں، نہیں..... وہ تو ساتھ لے کر گئے ہوں گے۔ ٹھیک ہے..... میں انہی کو کال کر کے پوچھ لوں گا۔'' میں نے گھبرا کر فون بند کیا۔

تو گویا ماموں دوہری زندگی گزار رہے تھے..... ممانی کے ساتھ دھوکا کر رہے تھے۔ مجھے یہ سب سوچ کر دکھ ہوا اور میرا سر واقعی درد سے پھٹنے لگا۔ 'کیا میں ماموں کا سامنا کروں یا.....' میں نہیں چاہتا تھا کہ ماموں نہ صرف ممانی کو دھوکا دیں بلکہ گناہ بھری زندگی گزاریں۔ ممانی ان کے ساتھ مخلص تھیں، ان کے پورے خاندان کے ہر فرد کی من پسند تھیں کیونکہ انہوں نے باہر سے آ کر بھی ہم سب لوگوں کو اس طرح اپنا لیا تھا کہ وہ ہمیں اپنوں سے بڑھ کر اپنی لگتی تھیں اور میں تو ان کا خاص الخاص منظورِ نظر تھا کہ میں ان کی سب سے لاڈلی بیٹی کا منگیتر تھا۔

یا میں ماموں کے اس گناہ یا جرم سے چشم پوشی کروں..... اگر اللہ نے ان کا راز کسی پر آشکار نہیں کیا تھا تو میں بھی خاموش رہوں؟ میرے دل و دماغ میں جنگ جاری تھی، کیا پیسے والوں کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیسے کو منفی کاموں کے لیے۔ استعمال کریں؟ ممانی کو کال کر کے بتاؤں کہ کال کر کے ماموں سے پوچھیں کہ وہ کراچی میں کہاں ٹھہرے ہوئے تھے؟ ممانی کے اندھے اعتماد کو وہ ٹھیس پہنچا رہے تھے۔

☆☆☆

میں سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے، آنکھیں موندے بیٹھی تھی، مصطفیٰ میری گود میں سو رہا تھا، میں نے آہستہ، آہستہ اس کی پشت پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرے ہوئے چوبیس گھنٹوں کی بابت سوچا، جہاز کو اس قابل بنا دیا گیا تھا کہ وہ کسی قریبی ائر پورٹ تک پہنچ سکے..... وہاں سے ہمیں کوئی اور جہاز اپنی منزلِ مقصود... یعنی پاکستان تک پہنچاتا۔ جہاز کی لینڈنگ کے لیے ہدایات دی جا رہی تھیں اور بتایا گیا کہ اگلے چند منٹوں میں ہم لینڈ کرنے والے تھے، دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

دبئی ہماری عارضی منزل ٹھہرا، یہاں سے تین گھنٹے میں ہمیں اگلی پرواز سے پاکستان بھیجا جانا تھا، مزید ساڑھے تین گھنٹے کی پرواز اور میں پاکستان میں ہوتی، اپنے پیاروں کے پاس!

تمام مسافروں کی تقلید میں، میں بھی مصطفیٰ کا ہاتھ تھامے چل رہی تھی، کوشش کر رہی تھی کہ گروپ کے ساتھ رہوں، ہم سب سامان وصول کرنے جا رہے تھے..... چونکہ یہ فلائٹ ایمرجنسی میں یہاں اتری تھی اس لیے اس کے سامان کی دوبارہ چیکنگ کی تو اصولاً ضرورت نہ تھی مگر جانے کیوں ہمیں اسی طرف لے جایا جا رہا تھا..... بعد ازاں معلوم ہوا کہ کسی قسم کی دہشت گردی کی افواہ پھیلی ہوئی تھی سو ساری پروازوں کی سخت چیکنگ ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے دو سوٹ کیس وصول کر لیے تھے..... تیسرے سوٹ کیس کا گلابی ربن غائب ہونے کے باعث میں اسے پہچان ہی نہ سکی اور وہ کہیں میرے پاس سے گزر گیا۔ چند گز کے فاصلے پر وہ سوٹ کیس مجھے زمین پر پڑا نظر آیا، اس کا ہینڈل ٹوٹ چکا تھا..... گلابی ربن ہینڈل کے ساتھ ہی تو بندھا تھا اسی لیے وہ غائب تھا۔ پورٹر نام کی کوئی مخلوق نظر نہ آئی تو میں نے خود ہی ٹرالی گھسیٹی اور جا کر وہ سوٹ

DOWNLOADED FROM PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیس اٹھا لیا، معمول سے بھاری بھی تھا وہ سوٹ کیس یا شاید اس کا ہینڈل ٹوٹ جانے کے باعث مجھے ایسا محسوس ہوا تھا۔

میں اپنا سامان لے کر ان لوگوں کے پیچھے چل پڑی جو کہ چیکنگ کی طرف جا رہے تھے..... مصطفیٰ کو بھی میں نے ٹرالی پر بٹھا لیا تھا کہ وہ چل، چل کر تھک گیا تھا۔ قطار کافی طویل تھی اور وہاں بیٹھنے کو کوئی جگہ بھی نہ تھی۔ تھکاوٹ اب نئے انداز سے طاری ہو رہی تھی..... جماہیاں آ رہی تھیں۔ میری باری بالآخر آ گئی۔

وہاں سے باہر نکلی تو ایک طویل قطار اپنے، اپنے سامان کے انتظار میں کھڑی تھی مگر سامان کو کلیئر کرنے کا عمل کافی سست تھا، کنویئر بیلٹ رکی ہوئی تھی، تھوڑی دیر کے بعد چلتی، ایک سوٹ کیس گزرتا اور پھر چند منٹ کا وقفہ آ جاتا، تبھی وہاں چند اور لوگ آئے جو کہ پولیس کی وردی میں تھے، اس کے تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور باوردی افراد آئے، ان کے ہاتھوں میں لمبی چین تھیں جن کے دوسرے سروں پر بڑے، بڑے کتے تھے جو جوش سے بھونک رہے تھے..... انہیں ہمارے اس سامان کے پاس لے جایا گیا جو کنویئر بیلٹ پر سے اتار کر ایک ڈھیر کی صورت نیچے رکھا گیا تھا۔ وہ تیزی سے سامان کے گرد گھوم رہے تھے۔ ان سب نے مل کر ایک، ایک سوٹ کیس کو سونگھنا شروع کر دیا، ہم سب بیزاری سے کھڑے اس عمل کو دیکھ رہے تھے، پولیس کی وردیوں میں ملبوس وہ سارے اس منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے یقیناً.....

کتوں کی چیکنگ کے بعد..... ایک، ایک کر کے سوٹ کیس واپس کنویئر بیلٹ پر رکھے جا رہے تھے، کتوں کو واپس لے جایا گیا تھا مگر باقی پولیس والے وہیں تھے۔

''یہ سوٹ کیس کس کس کا ہے؟'' ہم سب اچک، اچک کر دیکھ رہے تھے۔ میرے سامنے کتنے ہی لوگ تھے اس لیے مجھے نظر نہ آ رہا تھا۔ ذرا سی بھیڑ چھٹی۔ میں آگے بڑھی اور دیکھنے لگی۔ وہ میرا سوٹ کیس ہی تھا، میں اس کی طرف بڑھی۔ ''میرا سوٹ کیس ہے یہ!'' میں نے دعویٰ کیا تو دو پولیس والے آگے بڑھے۔

''ہمارے ساتھ چلیں.....'' ایک نے کرخت آواز میں انگریزی میں کہا۔

''کہاں.....'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''چلیں تو علم ہو جائے گا۔''

''میں اپنا باقی سامان تو لے لوں!'' میں نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں، وہ یہیں پر ہے.....'' میں ان کی تقلید میں چل پڑی، ان کے پاس ٹرالی میں میرا سوٹ کیس تھا۔ ایک کمرے کے دروازے کے باہر پردہ ہٹا کر وہ اندر داخل ہوئے اور مجھے اس کے ساتھ ایک کمرے میں جا کر جامہ تلاشی دینے کو کہا گیا۔ ابھی تو جامہ تلاشی ہوئی تھی..... میں نے دل ہی دل میں سوچا۔

''بچے کو باہر بھیجنا ہوگا.....'' اندر موجود خاتون نے کہا، میں نے بہ مشکل مصطفیٰ کو باہر بٹھایا اور دوبارہ اندر گئی..... اس روز مجھے جامہ تلاشی کا صحیح مطلب سمجھ میں آ گیا۔

''میری اس طرح تلاشی کیوں لے رہے ہیں؟'' میں نے حیرت سے اس سے سوال کیا۔

''تمام مشکوک لوگوں کی اسی طرح تلاشی لی جاتی ہے میڈم.....'' اس نے غالباً اس لیے احترام سے بات کی تھی کہ میرے پاسپورٹ کا رنگ سبز نہ تھا ورنہ تو شاید اس کا لہجہ ہی کچھ اور ہوتا۔

''مشکوک؟'' میرے دماغ میں اس کا کہا ہوا لفظ اٹک گیا۔

''مجھے اس سے زیادہ کچھ علم نہیں ہے..... اس کے بعد آپ دوسرے دروازے سے نکل کر اگلے کمرے میں چلی جائیں.....''

''مگر میرا بیٹا تو اس وقت اس سے پہلے والے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.Paksociety.com

کمرے میں ہے.....'' میں نے احتجاج کیا۔'' اس کمرے میں!'' اشارہ کر کے میں نے اس سے کہا۔ وہ عربی میں کچھ بڑبڑائی اور باہر جا کر مصطفیٰ کو لے کر آئی۔ میں نے لپک کر اسے اٹھایا اور دوسرے دروازے کی طرف چل دی۔ وہاں کئی لوگ تھے..... دو ایک عورتیں بھی تھیں، وہ سب لوگ پولیس کی وردیوں میں تھے یا غالباً ائرپورٹ سیکیورٹی کی۔

''یہ سوٹ کیس آپ ہی کا ہے ناں میڈم..... رانیہ دانیال!'' اس نے میرے ہاتھ سے پاسپورٹ لے کر کھول کر اس میں سے میرا نام پڑھا۔

''جی!'' میں نے پورے اعتماد سے کہا۔ وہیں پر موجود لوگوں میں سے دو کے ہاتھ میں کیمرے تھے، وہ غالباً وڈیو بنا رہے تھے، دونوں مخالف سمتوں میں کھڑے تھے۔

''آپ کو پورا یقین ہے کہ یہ آپ کا سوٹ کیس ہی ہے؟'' پھر سوال کیا گیا۔

''جی، مجھے پورا یقین ہے.....'' میں نے جواب دہرایا۔

''کیا اسے آپ نے خود ہی پیک کیا تھا..... اس میں سارا سامان خود رکھا تھا؟'' عجیب سا سوال تھا۔

''ہاں ..... زیادہ تر، ممکن ہے کہ کچھ سامان میرے شوہر نے رکھا ہو۔'' مجھے سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اس نوعیت کے سوالات کیوں پوچھ رہے تھے وہ۔

''اس بچے کو ذرا وہاں بٹھا دیں!'' ایک آدمی نے صوفے کی طرف اشارہ کیا، میں نے مصطفیٰ کو پیار سے سمجھایا کہ وہ بیٹھ کر ٹی وی دیکھے اور خود واپس اسی جگہ پر آ گئی۔

''کیا آپ اپنے پورے ہوش و حواس میں ہیں رانیہ دانیال؟''

''میرا خیال ہے.....'' میں نے طنز سے کہا۔

''مجھے اپنا خیال نہ بتائیں..... میرے سوال کا سیدھا سادہ جواب دیں۔'' اس نے غصے سے کہا۔

''جی.....'' میں ڈر سی گئی، اس کے لہجے میں کچھ بہت زیادہ عجیب تھا۔

''سوٹ کیس کھولیں .....'' اس نے کہا۔ میں آگے بڑھی۔ ''آپ نہیں.....'' وہ دہاڑا۔'' آپ اس سوٹ کیس کو چھو بھی نہیں سکتیں۔'' اس کا لہجہ انتہائی غصیلا تھا۔ کیمروں والے اپنے کام میں مصروف تھے۔

''مگر یہ میرا سوٹ کیس ہے..... میں اسے کیوں نہیں چھو سکتی؟'' میرے لہجے میں حیرت بھی تھی اور غصہ بھی، اسی اثنا میں کسی نے وہ سوٹ کیس کھول دیا تھا..... میں ڈر سے چیخ مار کر پیچھے کو ہٹی..... ''نہیں، نہیں.....''

''کیا ہوا..... کیا نہیں، نہیں؟'' سوال داغا گیا۔

''یہ سوٹ کیس میرا نہیں ہے.....'' میں نے ہکلا کر کہا۔

''سارے مجرم پکڑے جانے پر اسی طرح کہتے ہیں۔'' اس نے میرے چہرے کو گھورتے ہوئے کہا۔

''یقین مانیں یہ سوٹ کیس میرا نہیں ہے.....'' میں گڑگڑائی۔ ''یہ..... میرا کیسے ہو سکتا ہے؟''

''اچھا، کیوں نہیں ہو سکتا آپ کا؟'' وہ ہنسا تھا۔

''میرا کیسے ہو سکتا ہے یہ.....'' میں ہکلا رہی تھی مسلسل..... ''میں تو پاکستان جانے کے لیے اپنا ٹکٹ بھی کریڈٹ کارڈ پر لائی ہوں، اگر یہ میرا ہوتا تو.....''

میری آواز کانپ رہی تھی اور آنکھیں اس سوٹ کیس کو دیکھ کر پھٹی جا رہی تھیں..... جس میں چند کپڑے تھے، جو شاید صرف اوپری تہ میں رکھے گئے تھے اور ان کے نیچے سیکڑوں کے حساب سے ڈالروں کے نئے نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔

زندگی کیسے، کیسے رنگ و روپ بدلتی ہے۔ یہ خود وہ بھی نہیں جانتے جوان مرحلوں سے گزر رہے ہوتے ہیں مگر ہماری مصنفہ نے خوب جانا ہے، سب کے دلوں کا حال، اسی احوال کی مزید داستان پڑھیے اگلے ماہ کے شمارے میں.....

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY